عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۱۰ روپے

جلد: ۲۸ | ۱۲ تا ۱۹ / جمادی الاوّل ۱۴۳۰ھ مطابق ۸ تا ۱۵ / مئی ۲۰۰۹ء | شمارہ: ۱۸

شرعی قوانین
ویڈیو سوات کے تناظر میں

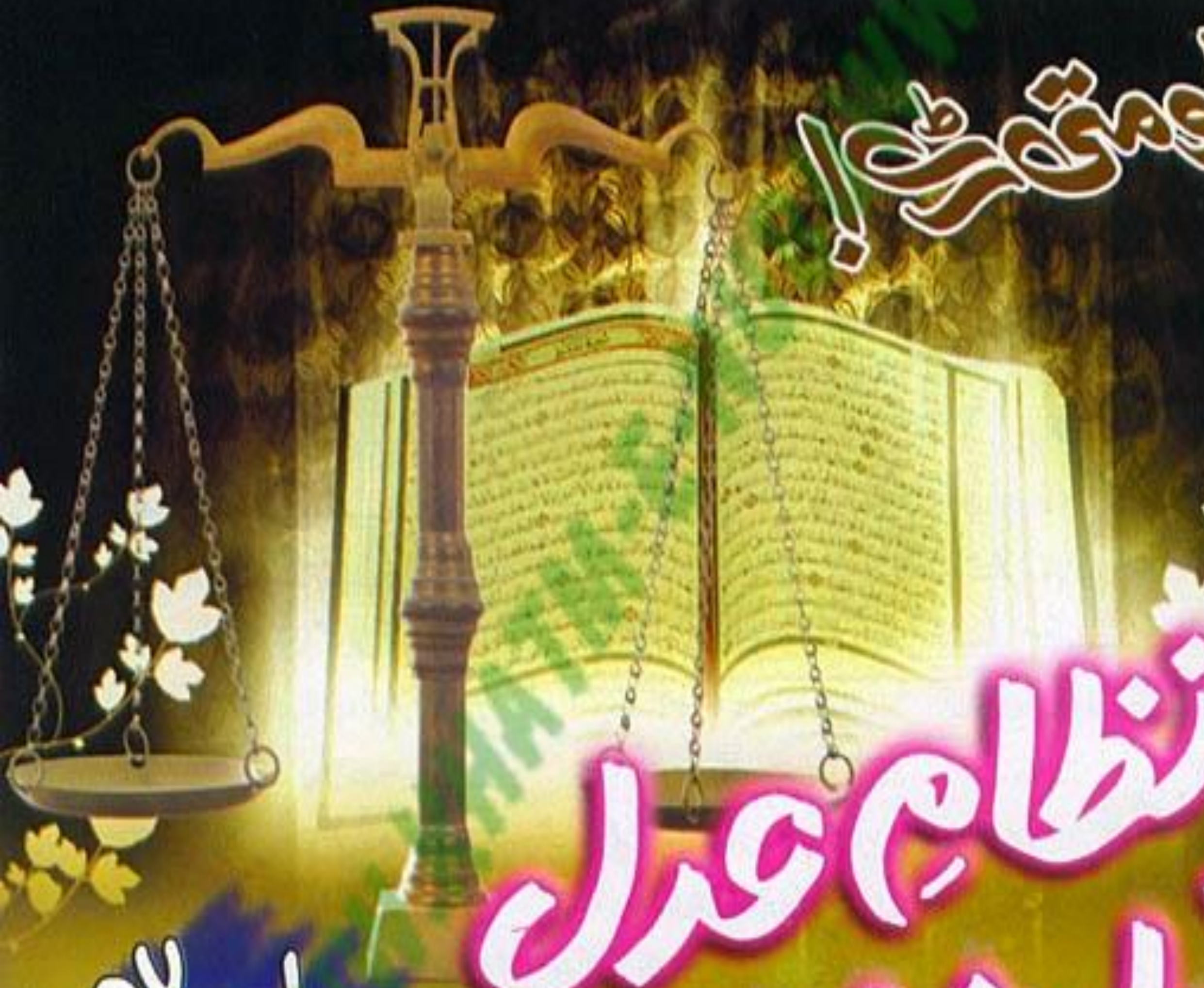

حکومتی گرڈ!

نظامِ عدل ریگولیشن کا نفاذ

قابلِ تعریف اقدام

اسلام اور ایمان

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

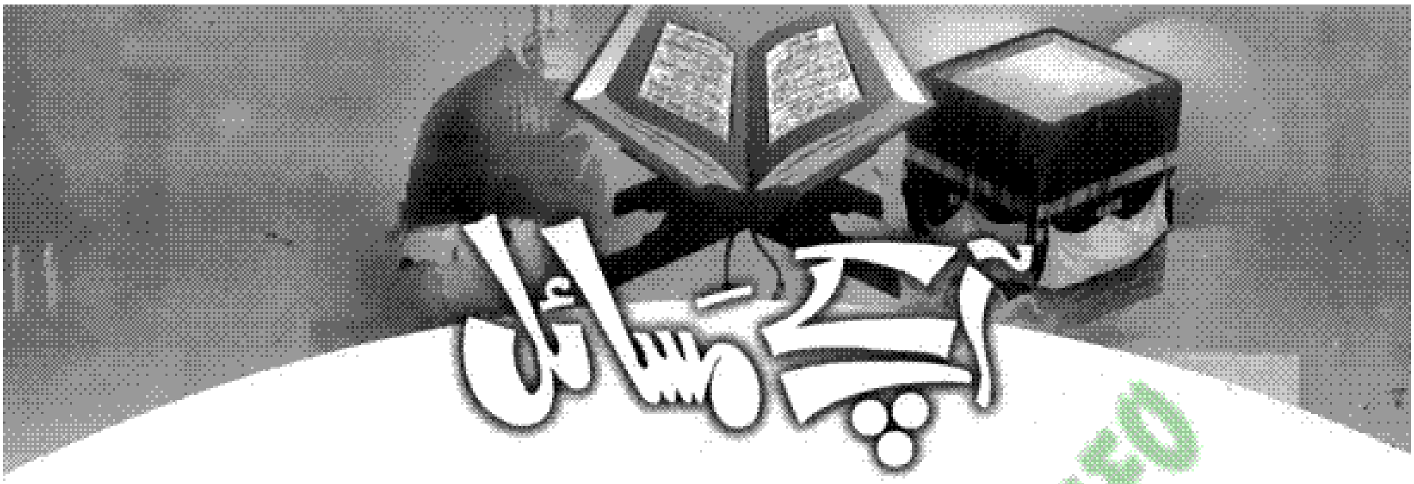

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

غیبت کا گناہ کیونکر معاف ہو؟

محمد شفیق، کراچی

س:...... میں نے ساری عمر میں ہزاروں لوگوں کی غیبت کی ہے، ان میں زیادہ تر تو فوت ہوچکے ہیں، اب جو زندہ ہیں ان سے تو معافی مانگی جاسکتی ہے اور جو وفات پاچکے ہیں، ان سے کس طرح معافی لی جائے؟ حقوق العباد تو پہلے متعلقہ شخص ہی معاف کرے تو اللہ تعالیٰ بعد میں معاف فرمائیں گے؟ کسی نے بتلایا کہ نماز نفل یا تلاوت و تسبیح پڑھ کر ان کی روح کو مجموعی طور پر ثواب پہنچایا جائے اور اس کے بعد اس ثواب کے عوض اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی جائے، اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ آپ مہربانی فرماکر میری الجھن کو حل کردیں۔

ج:...... جی ہاں! اس کا یہی طریقہ ہے کہ جن لوگوں کی غیبت کی گئی ہے، ان کے لئے ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت کی جائے اور یہ عرض کیا جائے کہ: اے اللہ! ان لوگوں کو اپنی بارگاہِ عالی سے اتنا عطا فرمادے کہ کل قیامت کے دن وہ مجھ سے اس گناہ کا بدل ہی نہ طلب کریں، نیز بارگاہِ الٰہی میں آئندہ غیبت نہ کرنے کا عہد کیا جائے اور بالفعل غیبت ترک کردی جائے۔

ہائی ویز پر چلتے ہوئے نماز

محمد یوسف، شکاگو (امریکا)

س:...... میں امریکا میں مقیم ہوں، یہاں ہائی ویز کافی لمبی ہوتی ہیں، بعض مرتبہ میں ٹریفک میں پھنس جاتا ہوں اور نماز کے لئے ٹائم کم ہوتا ہے تو میں بس منہ کعبہ کی طرف کرکے ہی نماز پڑھ لیتا ہوں اور کئی مرتبہ گاڑی میں چلتے ہوئے بھی اشارے سے کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتا ہوں ورنہ نماز قضا ہونے کا ڈر ہوتا ہے، کیا یہ میرا طریقہ درست ہے؟

ج:...... آپ نے اپنی ہائی ویز کی جو مجبوری بتلائی ہے، اگر ممکن ہو تو گاڑی سے اتر کر نماز پڑھ لیں اگر ایسا ممکن نہ ہو تو گاڑی پر نماز پڑھنے کی شکل اختیار کرکے نماز وقت پر پڑھ لیں اور اپنے مقام پر پہنچ کر اگر وقت ہو تو دہرا بھی لیں اور اگر وقت نکل گیا ہو تو قضا کرلیں۔

لڑکیوں کا پینٹ شرٹ پہننا

س:...... آپ نے ایک سائل کے سوال کے (لڑکیوں کا پینٹ شرٹ پہننا جائز ہے یا نہیں؟) میں فرمایا کہ لڑکیوں کی طرح پینٹ شرٹ پہننا جائز نہیں۔ لیکن آج کل میں سمجھتا ہوں کہ اگر لڑکیاں شلوار کی جگہ پینٹ پہننے لگیں تو ان کے اعضائے مستورہ کم دکھائی دیتے ہیں بہ نسبت شلوار کے، کیونکہ شلوار کا کپڑا بہت باریک اور ہلکا ہوتا ہے، اس بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

ج:...... لڑکیوں کو ایسے باریک کپڑے پہننا جس سے ان کا جسم جھلکتا ہو، ناجائز ہے، اسی طرح ایسے چست کپڑے کہ جن سے ان کے اعضاء

مولانا سعید احمد جلال پوری

مستورہ نمایاں ہوتے ہوں، پہننا ناجائز بلکہ باعثِ لعنت ہے۔ اب آپ ہی بتلائیں کہ پینٹ میں خواتین کی رانیں اور اس سے اوپر کا حصہ نمایاں ہوجاتا ہے یا نہیں؟ پھر یہ پہناوا عموماً شرفاء کی خواتین کا نہیں ہے، اس لئے میں نے منع کیا تھا۔

فروخت شدہ مکان کی قیمت پر زکوٰۃ

سلمیٰ شمیم، کراچی

س:...... ہم نے تقریباً آٹھ ماہ قبل اپنا مکان فروخت کیا تھا اور ان پیسوں سے ایک پلاٹ میں سرمایہ لگایا، اب ہم نے وہ پلاٹ خرید لیا ہے، مجھے معلوم کرنا ہے کہ جو پیسے مجھے ملے ہیں کیا ان پیسوں کی زکوٰۃ نکالنی ہوگی اور اگر نکالنی ہے تو کس حساب سے؟

ج:...... اگر مکان سے حاصل ہونے والی رقم اتنا ہے کہ آپ صاحبِ نصاب ہوگئی ہیں یا پہلے سے آپ صاحبِ نصاب تھیں تو ادائیگی زکوٰۃ کے وقت ان پیسوں کی بھی زکوٰۃ دینا ہوگی اب جبکہ آپ نے اس رقم کے ساتھ دوسری رقم ملاکر پلاٹ لے لیا ہے اور پلاٹ تجارت کی غرض سے ہے تو پلاٹ کی مارکیٹ ریٹ کے مطابق اس پر زکوٰۃ ادا کی جائے گی، اور اگر وہ پلاٹ ذاتی رہائش مکان بنانے کے لئے خریدا ہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

ہفت روزہ

ختم نبوة

مجلس ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۸ ۱۲تا۱۹/جمادی الاوّل ۱۴۳۰ھ مطابق ۸تا۱۵/مئی ۲۰۰۹ء شمارہ:۱۸

اس شمارے میں!

نظامِ عدل ریگولیشن کا نفاذ!	۵	مولانا سعید احمد جلال پوری
مولانا قاری خبیب احمد عمر	۸	. . . .
خطبہ استقبالیہ ختم نبوت کانفرنس لاہور	۹	صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
اسلام اور ایمان!	۱۳	مولانا سید بلال عبدالحی حسنی
شرعی قوانین... ویڈیو سوات کے تناظر میں!	۱۵	عامر واحسان
الائو وزندقہ کا نیا انداز! (۳)	۱۹	مولانا سعید احمد جلال پوری
حکومتی رِٹ!	۲۱	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
خبروں پر ایک نظر	۲۲	ادارہ

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین وآرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادی
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھری
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیات
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھری
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینی
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خان

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰روپے، ششماہی: ۲۲۵روپے، سالانہ: ۴۵۰روپے

چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35.Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

فقر کی فضیلت کا بیان

''حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! مجھے آپ سے محبت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو! کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ تین بار یہی فقرہ دُہرایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو فقر و فاقہ کے لئے ڈھال تیار کر رکھ، کیونکہ جو شخص مجھ سے محبت رکھے، فقر اس کی طرف ایسی تیزی سے دوڑتا ہے کہ سیلاب گڑھے کی طرف اتنی تیزی سے نہیں جاتا۔''

یہ پہلے معلوم ہوچکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال داری کے مقابلے میں خود اختیاری فقر قبول فرمایا تھا، اس لئے کہ اس دُنیا کی لذات اور یہاں کا عیش و تنعم اس لائق نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دامنِ عصمت اس سے ملوث ہوتا، پس جس شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت و تعلق نصیب ہو اس کو بھی اسی زُہد اختیاری سے بقدرِ تعلق حصہ ملنا ضروری ہے، اور یہ تعلق و نسبت جس قدر قوی ہوگا اسی نسبت سے فقرِ خود اختیاری اور زُہد و قناعت کی دولت بھی نصیب ہوگی۔

علاوہ ازیں جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ رکھتا ہو اس کے دعوائے محبت کا امتحان بھی ضروری ہے، اور فقر و فاقہ اور تنگ دستی کی حالت میں آدمی کے یقین و توکل، اخلاق و اعمال اور عادات و اطوار کا خوب خوب امتحان ہوجاتا ہے، جو شخص راہِ محبت میں راسخ قدم ہو وہ ہر یسر و عسر اور تنگی و فراخی میں آدابِ محبت بجالاتا ہے، اور جو دعوائے محبت میں کچا ہو، فقر و فاقہ کی کٹھالی میں اس کا کھوٹ ظاہر ہوجاتا ہے، اور جس کا دل مال کی محبت سے فارغ ہوجائے، اگر حق تعالیٰ شانہٗ اس پر دُنیا کے دروازے بھی کھول دیں تب بھی وہ اپنے فقرِ اصلی پر نظر رکھتا ہے اور حق تعالیٰ شانہٗ سے اس کا رشتۂ احتیاج و افتقار منقطع نہیں ہوتا۔

فقرائے مہاجرین اغنیاء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: فقراء مہاجرین، مال داروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔'' (ترمذی ج:۲ ص:۵۸)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا فرمایا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ'' اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ، مسکینی کی حالت میں موت دے، اور قیامت کے دن مسکینوں کی جماعت میں میرا حشر فرما۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ یہ دُعا کیوں کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: مساکین، مال داروں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے، اے عائشہ! کسی مسکین کو خالی ہاتھ واپس نہ لوٹا، خواہ کھجور کی پھانک ہی دینا پڑے (کچھ نہ کچھ دینا ضرور چاہئے)، اے عائشہ! مساکین سے محبت کر، اور ان کو قریب کر، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھ کو اپنا قرب عطا فرمائیں گے۔''

(ترمذی ج:۲ ص:۵۸)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فقراء، مال داروں سے پانچ سو سال یعنی آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔'' (ترمذی ج:۲ ص:۵۸)

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: فقیر مسلمان، اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔'' (ترمذی ج:۲ ص:۵۸)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: فقراء مسلمین، مال داروں سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے، اور آدھے دن سے مراد پانچ سو سال ہیں۔'' (ترمذی ج:۲ ص:۵۸)

ان احادیث میں فقر و مسکنت کی یہ خاص فضیلت ارشاد فرمائی گئی ہے، چونکہ فقراء و مساکین کو دُنیا کی لذتوں سے حسبِ خواہش نفع اُٹھانے کا موقع نہیں ملا، اس لئے اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ انہیں آخرت میں عطا فرمائیں گے کہ وہ مال داروں سے پہلے جنت میں داخل ہوکر وہاں کی لازوال نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے۔ اور ظاہر ہے کہ جنت کی ایک گھڑی بھی دُنیا کی پوری زندگی کی نعمتوں سے زیادہ قیمتی ہے، اس لئے اگر کسی شخص کو حق تعالیٰ نے غربت و مسکنت میں رکھا ہو تو اسے حق تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس تنگ دستی کا بدلہ اسے جنت میں عطا فرمائیں گے۔

فقراء کے جنت میں پہلے جانے کی دو مقداریں مذکورہ بالا احادیث میں ذکر کی گئی ہیں، ایک چالیس سال، اور دُوسری پانچ سو سال۔ یہ دونوں احادیث سند کے اعتبار سے زیادہ قوی ہیں، حضرات علماء نے ان دونوں کے درمیان تطبیق اس طرح دی ہے کہ یہ دونوں مقداریں الگ الگ لوگوں کے اعتبار سے ہیں، جو فقیر کہ خود بھی مال دار پر حرص کرتا اور للچاتا ہو، وہ اس سے چالیس سال پہلے جنت میں جائے گا، اور جو فقیر کہ دُنیا سے بے رغبت ہو، اور زُہد و قناعت کی وجہ سے اسے کسی مال دار پر رشک نہ آئے وہ اس سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوگا۔ گویا جو فقیر کہ دُنیا کی حرص اور خواہش رکھتا ہو وہ فقیر زاہد سے ۲۵ میں سے ۲۳ درجے پیچھے جنت میں داخل ہوگا۔ ☆☆

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

نظامِ عدل ریگولیشن کا نفاذ!

قابل تعریف اقدام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

گزشتہ ایک عرصہ سے صوبہ سرحد، سوات، مالاکنڈ اور شمالی علاقہ جات میں جاری پُرتشدد کارروائیوں کے سدباب کی خاطر سرحد حکومت نے مقامی آبادی کے دیرینہ مطالبہ پر، امن معاہدہ کے نام سے نظام عدل ریگولیشن اور قاضی کورٹ کے نفاذ کا فیصلہ کیا، تو اس مستحسن اقدام اور لائق تعریف کارنامہ پر، امن دشمن اور عدل مخالف قوتوں کے ہاں صف ماتم بچھ گئی، دوسری جانب امریکا اور اس کے اتحادیوں نے بھی اس کو دہشت گردی اور تشدد پسندی کے سامنے حکومت کے گھٹنے ٹیکنے کا نام دے کر اس پر اپنے تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پاکستان، خصوصاً صدر پاکستان کو اس معاہدہ پر دستخط کرنے سے باز رہنے کی نہ صرف تلقین کی بلکہ اس کے خلاف اپنی پوری قوت وطاقت لگادی۔

اسی وجہ سے کہ ایک مرحلہ پر جناب زرداری صاحب نے بھی اس معاہدہ پر دستخطوں سے انکار کردیا تھا، لیکن اللہ بھلا کرے ان حضرات کا، جو پاکستان اور اس کی بقا کے ساتھ اخلاص رکھتے ہیں، انہوں نے ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے اس معاہدہ کو قومی اسمبلی میں پیش کرنے، اس پر بحث کرنے، اور ووٹنگ کرانے کی تجویز دی، چنانچہ نظام عدل ریگولیشن معاہدہ کو جب قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا تو سوائے ایم کیو ایم کے، تقریباً سب ارکان اسمبلی نے اس سے نہ صرف اتفاق کیا بلکہ اس کو قیام امن کی ضرورت قرار دیتے ہوئے اس کو پسند کیا تو جناب صدر نے بھی اس پر دستخط کرکے اس کی منظوری دے دی، چنانچہ تمام اخبارات میں اس کی خبر بایں الفاظ شائع ہوئی:

''اسلام آباد (نمائندہ جنگ، ایجنسیاں) قومی اسمبلی میں قرارداد کی اتفاق رائے سے منظوری کے بعد صدر آصف علی زرداری نے نظام عدل ریگولیشن پر دستخط کردیے ہیں۔ ایوان صدر نے قومی اسمبلی کی متفقہ طور پر منظور ہونے والی قرارداد پر صدر آصف علی زرداری کے دستخطوں کی تصدیق کردی ہے۔ قبل ازیں قومی اسمبلی نے سوات میں نظام عدل ریگولیشن کے نفاذ کے متعلق حکومتی قرارداد کی اتفاق رائے کے ساتھ منظوری دے دی۔ ایم کیو ایم کے اراکین نظام عدل ریگولیشن پر بحث کے دوران ایوان میں موجود رہے۔ تاہم قرارداد کی منظوری کے وقت ایوان سے بائیکاٹ کرگئے، دیگر پارلیمانی جماعتوں کے اراکین نے قرارداد کے حق میں رائے ظاہر کی۔ گزشتہ روز قومی اسمبلی میں سوات میں صوبہ سرحد کی صوبائی حکومت اور تحریک نفاذ شریعت محمدی کے درمیان ۱۶/فروری ۲۰۰۹ء کو طے پانے والے نظام عدل ریگولیشن کے نفاذ کے متعلق ایوان میں تفصیلی بحث ہوئی، وفاقی وزیر پارلیمانی امور ڈاکٹر بابر اعوان نے نظام عدل کے متعلق قرارداد پیش کرتے ہوئے

کہا کہ صدر مملکت آصف علی زرداری اور وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے پارلیمنٹ کے بااختیار ہونے کے تصور کو صحیح ثابت کیا ہے، قرارداد کی منظوری کے بعد وزیراعظم نے اپنے مختصر خطاب میں کہا کہ صوبہ سرحد کی صوبائی حکومت کی رائے کا احترام کیا گیا ہے۔ قومی اسمبلی میں نظام عدل ریگولیشن کی منظوری سے قبل قرارداد پر تفصیلی بحث ہوئی جس میں قائد حزب اختلاف چوہدری نثار علی خان سمیت دیگر پارلیمانی لیڈروں نے حصہ لیا، وزیراعظم نے سرحد حکومت کے کردار کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ سرحد حکومت دہشت گردی کے خلاف فرنٹ لائن پر لڑی ہے، سوات معاہدہ ہماری مرضی سے ہوا، نظام عدل ریگولیشن کو پارلیمنٹ میں ترمیم کے لئے نہیں لائے۔ قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف اور نواز لیگ کے پارلیمانی راہنما چوہدری نثار احمد نے بھی اے این پی کو بھرپور خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ اے این پی نے اپنی سیاست داؤ پر لگا کر بہترین معاہدہ کیا، انہوں نے کہا کہ صدر پہلے ہی معاہدے پر دستخط کر دیتے تو معاملات یہاں تک نہ پہنچتے۔ اے این پی کے رہنما پرویز خان ایڈووکیٹ نے نظام عدل ریگولیشن کو قومی اسمبلی میں پیش کئے جانے پر اعتماد میں نہ لئے جانے پر غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اعتماد میں نہیں لیا گیا، انہوں نے ارکان سے کہا کہ ہم نے بہت قربانیاں دی ہیں، ارکان نظام عدل کی فوری توثیق کریں، ایم کیوایم کے رہنما فاروق ستار نے بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا کہ اسلام تلوار سے نہیں پھیلا، ملک میں متوازی عدالتی نظام قائم نہ کیا جائے۔ مسلم لیگ ق، فاٹا گروپ اور پی پی شیرپاؤ کے رہنماؤں نے اے این پی کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے قرارداد کی حمایت کی۔ اے این پی کے پرویز خان نے قرارداد پر بحث کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ دو ماہ بعد قرارداد کا اسمبلی میں پیش کرنا صوبے کی توہین ہے۔ حکومت اس قرارداد کی فوری توثیق کرے تو ہمارے ساتھ تعاون ہو سکتا ہے۔ فاٹا گروپ منیر اورکزئی نے کہا کہ آئین کے تحت فاٹا کے لئے قانون سازی کا اختیار صرف صدر کو ہے۔ اس قرارداد کی فوری توثیق ہونی چاہئے۔ قائد حزب اختلاف چوہدری نثار علی خان نے کہا کہ یہ انتہائی حساس مسئلہ ہے۔ سرحد کو غیر معمولی صورتحال کا سامنا ہے، ان کی نظریں ہماری طرف لگی ہوئی ہیں۔ ایسے فیصلے بہت پہلے ہو جانا چاہئے تھے جو کام وفاقی حکومت کو کرنا چاہئے تھا، وہ اے این پی نے کیا۔ اے این پی سیکولر جماعت ہے۔ ان کی سیاست داؤ پر لگی ہوئی ہے۔ انہوں نے اے این پی کے لئے نہیں اپنے بچوں اور ماؤں کی خاطر یہ فیصلہ کیا ہے، پی پی کو اس فیصلے کا ساتھ دینا چاہئے تھا، موجودہ حالات میں اس سے بہتر معاہدہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اس پر بحث کی ضرورت نہیں، اس پر پہلے ہی اتفاق رائے ہے۔ سوات میں ۸۰ فیصد امن قائم ہو گیا ہے، اس لئے معاہدے پر دستخط کریں، ہم سرحد حکومت کے ساتھ ہیں۔ ہم پاکستان کے چپے چپے کو امن کا گہوارا بنائیں گے۔ صدر آج معاہدے پر دستخط کر دیں۔ مسلم لیگ ق کے میاں ریاض حسین پیرزادہ نے کہا کہ اے این پی کے اعتراضات قابل توجہ ہیں۔ نظام عدل پر نفاذ کی حمایت کرتے ہیں، اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اس معاہدے پر سو فیصد عمل درآمد ہوگا ہماری جماعت اے این پی کے ساتھ ہے سید علاؤالدین (پی پی پی) نے کہا کہ معاہدے سے سوات کے عوام نے سکھ کا سانس لیا تھا، وہاں کے عوام کا مطالبہ ہے کہ نفاذ شریعت کے معاہدے پر جلد مکمل عمل درآمد ہو، اس لئے ایوان اس قرارداد کی منظوری میں تاخیر نہ کرے۔ وفاقی وزیر ڈاکٹر فاروق ستار (ایم کیوایم) نے کہا کہ آئین کے تحت فاٹا کی قانون سازی پارلیمنٹ میں نہیں ہو سکتی اس لئے صدر نے اس قرارداد کو بحث کے لئے پارلیمنٹ میں بھیجا ہے تاکہ ان کو اخلاقی تعاون مل سکے، ایم کیوایم ۱۶/فروری کے معاہدے میں فریق نہیں، مشاورت کے نام پر حکومتی موقف کی تائید نہیں کر سکتے، قومی یکجہتی کا تقاضا ہے کہ اس مسئلے پر تفصیلی بحث ہونی چاہئے، جلد بازی میں اس پر فیصلہ نہ کریں، انہوں نے کہا کہ دوسرے فریق نے وعدے پورے نہیں کئے اور اس نے ہتھیار نہیں ڈالے، معاہدے پر عمل کے لئے ان کا ہتھیار ڈالنا ضروری ہے، بندوق کی نوک پر ہم کسی بات کو نہیں مانیں گے۔ اس مرحلے پر ایم کیوایم کے ارکان نے شیم شیم کے نعرے لگائے، انہوں نے اے این پی سے سوال کیا کہ کیا انہوں نے نفاذ عدل کے منشور اور وعدے پر الیکشن لڑا تھا؟ انہوں نے کہا کہ قرارداد کی منظوری کے بعد خاتون اسپیکر کی موجودگی بھی غیر اسلامی قرار پائے گی۔ آفتاب شیرپاؤ نے کہا کہ ہم اپنے صوبے میں امن چاہتے ہیں۔

مولوی عصمت اللہ نے نظام عدل کے متعلق قرارداد پر بحث کرتے ہوئے کہا کہ سوات میں نظام عدل کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی بحث ہوچکی ہے، اب اس معاملہ کو قومی اسمبلی میں پیش کرنے سے شکوک پیدا ہورہے ہیں۔ مولانا عبدالمالک نے کہا کہ اسلام دین فطرت ہے، نظام عدل سے پورے ملک میں امن آجائے گا صدر مملکت اس معاہدے پر دستخط کردیں۔ پرنس محی الدین نے بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا کہ دیر، چترال اور سوات میں ہمیشہ ماضی میں دو ہفتوں کے اندر مقدمات کے فیصلے شریعت کے مطابق ہوتے تھے، اب فیصلے ۲۵ اور ۳۰ سال میں ہوتے ہیں اوران پر بھی عمل نہیں ہوا، نظام عدل کو آئین کے خلاف کہنا صحیح نہیں قائداعظم نے ۶/فروری ۱۹۴۸ء کو معاہدہ کیا تھا کہ چترال میں تمام فیصلے مقامی طریق کار کے مطابق ہوں گے۔ وفاقی وزیر رحمت اللہ کاکڑ نے کہا کہ سوات میں ۱۹۹۴ء میں معاہدہ کیا گیا تھا کہ ان کے علاقوں میں نظام شریعت کے مطابق مقدمات کے فیصلے ہوں گے۔ وفاقی وزیر نجم الدین خان نے کہا کہ مالاکنڈ ڈویژن میں ماضی میں فیصلے شریعت، اسلام، رواج اور مقامی روایات کے تحت ہوتے تھے، پیپلز پارٹی اور عوامی نیشنل پارٹی نے نظام عدل میں ترامیم کرکے مالاکنڈ ڈویژن میں قیام امن کا فیصلہ کیا ہے۔ نظام عدل ریگولیشن قومی اسمبلی سے بھی منظور ہوگا اوراس پر صدر مملکت دستخط بھی کریں گے۔ صاحبزادہ فضل کریم نے کہا کہ پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا یہ پاکستانی نظام عدل کا حامی ہے، رضا حیات ہراج نے کہا کہ نظام عدل کو پارلیمنٹ میں پیش کرنا خوش آئند ہے، اگر اس سے علاقہ میں امن آسکتا ہے تو ہمیں اس کی حمایت کرنی چاہئے۔ اخونزادہ چٹان نے بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا کہ سوات میں نظام عدل کے معاہدے پر تقریباً تمام سیاسی جماعتوں سے مشاورت کی گئی تھی۔ انجینئر شوکت اللہ نے بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا کہ صوفی محمد کے ساتھ معاہدے کی وجہ سے سوات میں حالات پرامن ہوگئے ہیں۔ مسلم لیگ ن کے ایاز میر نے کہا کہ ۱۹۷۷ء میں ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت میں نفاذ اسلام کی تحریک شروع ہوئی تھی، محترمہ بشریٰ گوہر نے کہا کہ قبائلی علاقہ جات میں پختونوں کے خون کو روکنے کے لئے ایک سیاسی حل نکالا ہے۔ نظام عدل کے معاملہ پر تاخیری حربے استعمال نہیں ہونے چاہئیں۔ وفاقی وزیر پارلیمانی امور ڈاکٹر بابر اعوان نے بحث کو سمیٹتے ہوئے کہا کہ آئین کے آرٹیکل ۲/۵۶ کے تحت صدر مملکت کوئی بھی معاملہ ایوان میں بھجوا سکتے ہیں اور آرٹیکل ۱/۹۱ کے تحت صدر مملکت کے پاس اختیار ہے۔ صدر اور وزیراعظم مبارکباد کے مستحق ہیں کہ وہ پارلیمنٹ کو بااختیار بنارہے ہیں۔'' (روزنامہ جنگ کراچی ۱۴/اپریل ۲۰۰۹ء)

بلاشبہ مذکورہ بالا معاہدہ موجودہ حکومت کا قابل توصیف اور لائق مبارک باد کارنامہ ہے۔ اس پر ارکان اسمبلی اور معاہدہ کی منظوری کے لئے سعی وکوشش کرنے والے تمام ارکان اسمبلی اور سیاسی ومذہبی کارکنان کی مساعی قابل تعریف اور لائق صد تعریف ہیں۔

خدا کرے یہ معاہدہ پایۂ تکمیل تک پہنچے اور سرحد کے مسلمان اسلامی نظام عدل کی برکات سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور اس ٹیسٹ کیس کی کامیابی کے بعد اس کو پورے پاکستان میں رائج ونافذ کرنے کی کوئی صورت پیدا ہوسکے۔

بلاشبہ اس معاہدۂ امن اور نظام عدل ریگولیشن کے نفاذ سے آج ان لاکھوں کارکنوں اور شہداً کی روحیں، جنہوں نے قیام پاکستان اور نفاذ اسلام کے نام پر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے تھے، اپنی قبروں میں خوش ہوں گی، کیونکہ اس معاہدہ کی صورت میں انہیں ان کی قربانیوں کا صلہ، ان کی مساعی کا نتیجہ اور ان کے خوابوں کی تعبیر ان کے سامنے آچکی ہے۔

دوسری طرف وہ لوگ جو اسلام، اسلامی نظام اور مسلمانوں کی آزادی وخودمختاری کے دشمن ہیں، بلامبالغہ ان کے دلوں پر آرے چل رہے ہیں، ان کو سمجھ نہیں آرہا کہ یہ سب کچھ کیوں اور کیسے ہوگیا؟ اور اب اس کے سدباب کی کیا صورت ہونی چاہئے؟ چنانچہ امریکا سے لے کر یورپ تک تمام معاندین اسلام اوران کے وظیفہ خوار اپنی ناکامی اور شکست پر زخم خوردہ سانپ کی طرح لوٹ پوٹ ہورہے ہیں، ان کا بس نہیں چلتا کہ وہ کس طرح اپنے غیظ وغضب کا اظہار کریں؟ ان کی پوری کوشش ہے کہ کسی طرح یہ معاہدہ منسوخ ہوجائے یا فریقین کو ایک دوسرے کے خلاف صف آرا کرکے دست وگریبان کردیں، لہٰذا اس معاہدہ پر دستخط ہوجانے کے باوجود بھی درج ذیل اندیشوں اور خطرات کا امکان موجود ہے مثلاً: (باقی صفحہ ۲۴ پر ملاحظہ فرمائیں)

مولانا قاری خبیب احمد عمر قدس سرہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

یکم مارچ ۲۰۰۹ء مطابق ۳/ربیع الاوّل ۱۴۳۰ھ بروز اتوار جامعہ حنفیہ جہلم کے مدیر، حضرت مولانا قاضی عبداللطیفؒ کے فرزند و جانشین، امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم کے تلمیذ، داماد و فرزند نسبتی، جامعہ نصرة العلوم گوجرانوالہ کے فاضل، تحریک خدام اہل سنت صوبہ پنجاب کے امیر، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی جانب سے ضلع جہلم کے مسئول، جہلم بھر کے مدارس و مساجد کے سرپرست اور روح رواں حضرت مولانا قاری خبیب احمد عمر مختصر علالت کے بعد راہی عالم آخرت ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا قاری خبیب احمد عمر قدس سرہ مسلک حق مسلک علمائے دیوبند کے داعی ومناد اور اپنے اکابر و اسلاف کی روایات کے امین تھے اور خصوصاً اپنے عظیم والد حضرت مولانا قاضی عبداللطیف قدس سرہ کے علمی جانشین اور ان کی تحریک خدام اہل سنت کے روح رواں تھے۔ حضرت مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے شرف و اعزاز کی متعدد نسبتوں سے سرفراز فرمایا تھا، اگر ایک طرف آپ ایک عالم ربانی اور مجاہد یزدانی حضرت مولانا قاضی عبداللطیف قدس سرہ کی صلبی اولاد تھے تو دوسری طرف آپ کو شیخ التفسیر والحدیث امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم سے فرزند نسبتی کی سعادت بھی حاصل تھی۔

دیکھا جائے تو اٹک، جہلم اور چکوال کے علاقوں میں جہالت و لاعلمی کا دور دورہ تھا، وہاں ایک طرف اگر رفض کا عروج تھا تو دوسری طرف بدعات و رسومات کا دور دورہ تھا، وہاں کی قاضی برادری اور علاقہ بھر کی عوام کی اصلاح و تربیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی قدس سرہ، حضرت مولانا قاضی عبداللطیف جہلمی قدس سرہ اور حضرت مولانا قاضی مظہر حسین قدس سرہ جیسے اکابر کو منتخب فرما کر ان سے بے مثال کام لیا۔ چنانچہ ان اکابر ثلاثہ نے علاقہ کی دینی علمی اور مذہبی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے خدام اہل سنت اور حق چار یار نام کی شکل میں ایک تحریک شروع کی تو سینکڑوں بلکہ ہزاروں لوگوں کو بدعات و رسومات اور گمراہی کی دلدل سے نکال کر راہ راست پر لانے کا لازوال کارنامہ انجام دیا۔

حضرت مولانا قاری خبیب احمد عمر قدس سرہ بھی اپنے والد ماجد کے مشن کے امین تھے اور اپنے اکابر کی طرز پر درس و تدریس اور تعلیم و تعلم اور وعظ و تبلیغ کے ساتھ ساتھ اصلاح امت کے مشن پر گامزن تھے۔ خصوصاً دیوبندیوں میں در آنے والے فتنوں کی اصلاح کے لئے وہ بہت ہی حساس تھے۔ مولانا موصوف گزشتہ دنوں انگلینڈ کے دورہ پر تھے کہ ان کو وہاں معمولی سا بخار ہوگیا، دوا علاج کیا گیا، مگر خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا، ہسپتال کا رخ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ان کو شدید قسم کا نمونیہ ہوگیا ہے، چنانچہ ”مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی“ کے تحت یہ مرض اس قدر بڑھا کہ تمام اعضا رئیسہ نے کام کرنا چھوڑ دیا اور چند دن ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد برمنگھم کے مقامی ہسپتال میں وہ رحلت فرمائے عالم آخرت ہوگئے۔

متعلقین حضرات کے مشورہ سے ان کی میت پاکستان بھیجی گئی اور ۳/مارچ ۲۰۰۹ء سہ پہر تین بجے جہلم اسٹیڈیم میں ان کی نماز جنازہ ہوئی، نماز جنازہ تحریک خدام اہل سنت کے مرکزی امیر جناب مولانا قاضی ظہور الحسین نے پڑھائی۔ ملک بھر سے عموماً اور پنجاب کے مختلف شہروں سے خصوصاً علماء، طلبا اور عوام و خواص، دین دار طبقہ نے جنازہ میں شرکت فرما کر ان کی دینی و ملی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی جانب سے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ملتان، محمد طیب فاروقی اسلام آباد، مولانا عزیز الرحمن ثانی لاہور، میاں عبدالرحمن، مفتی خالد میر اور مولانا فقیر اللہ اختر نے جنازہ میں شرکت کرتے ہوئے خاندان اور متعلقین سے اظہار تعزیت کیا۔ دوسری جانب امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد کندیاں شریف، نائب امیر حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ، ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا ملتان، مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ کندیاں شریف نے ان کی وفات کے سانحہ کو اپنا ذاتی صدمہ سمجھتے ہوئے خاندان اور متعلقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا اور مولانا مرحوم کی وفات کو ایک دینی علمی اور ملی نقصان قرار دیا، اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا کہ خاندان، تحریک خدام اہل سنت اور مدرسہ کی شوریٰ نے متفقہ طور پر مرحوم کے صاحبزادے مولانا ابوبکر سلمہ، کو ان کا جانشین نامزد کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ صاحبزادہ گرامی کو اپنے والد کا صحیح جانشین بنائے اور ان کی حسنات کو جاری رکھنے کی توفیق بخشے۔ ☆☆☆

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO ©

خطبہ استقبالیہ

ختم نبوت کانفرنس بادشاہی مسجد، لاہور

حضرات علمائے کرام، مشائخ عظام، خطبائے مکرم، ملک کے دور دراز حصوں سے تشریف لانے والے مہمانان گرامی، اللہ رب العزت کی توفیق وعنایت سے ایک بار پھر اس تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس میں ہم سب شریک ہیں۔ آپ حضرات کی تشریف آوری پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ دعا ہے کہ اس نیک مقصد کے لئے اٹھنے والے ہر قدم پر آپ کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں سے سرفراز فرمائیں۔ آمین بحرمتہ النبی الکریم!

حضرات گرامی! لاہور پاکستان کا دل ہے اور لاہور کا دل بادشاہی مسجد ہے اور اس دل میں آپ بیٹھے ہیں۔ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنے دلوں میں ایک ولولہ وعزم رکھتے ہیں۔ یہ ختم نبوت کے مشن پر کام کرنے والوں کے لئے انعام الٰہی ہے۔ یقین فرمایئے کہ اس مقدس کام کے لئے آپ آئے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت آپ کو محمد عربی ﷺ کی شفاعت کے لئے لے کر آئی ہے۔ اس پر ہم سب کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالانا چاہئے۔ امید ہے کہ آپ موقع کو غنیمت جان کر سکون قلبی اور تحمل کے ساتھ پورے احترام ووقار سے مقررین کے خیالات کو سنیں گے۔ ان کو اپنے قلب وجگر میں جگہ دیں گے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے بقیہ زندگی کے ہر سانس کو عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی ودربانی کے لئے وقف کردیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق نصیب فرمائیں۔

حضرات گرامی قدر! لاہور شہر کی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ایک شاندار گرانمایہ تاریخ ہے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت منعقد ہونے والی یہ عظیم الشان وتاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس اس عہد رفتہ کا ایک تسلسل ہے۔ تصور فرمایئے اور اپنی خوش بختی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں نہ صرف اپنے اکابر کی روایات کو زندہ رکھنے کی توفیق سے نوازا بلکہ اس اجتماع میں شرکت سے ہمیں خلافت صدیق اکبرؓ کے عہد میں عقیدہ ختم نبوت کی سنہری جدوجہد والی کڑی میں پرودیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک!

مولانا صاحبزادہ عزیز احمد

حضرات گرامی قدر! لاہور سے پچاس ساٹھ میل دور شمال مشرق میں مشرقی پنجاب انڈیا کے ایک گاؤں قادیان کا ایک شخص ''ملعون قادیان'' نے 23 مارچ 1889ء کو لدھیانہ میں قادیانی فتنہ کی بنیاد رکھی۔ اس دن سے لے کر آج تک اسلامیان لاہور نے موقع بموقع اس فتنہ کے خلاف تاریخی قائدانہ کردار ادا کیا۔ آج اس کی یاد میں یہ اجتماع آپ حضرات کی تشریف آوری سے تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔

آپ جس شاہی مسجد میں جمع ہیں اس مسجد میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے 25 اگست 1900 میں ایک اجتماع ہوا تھا جس میں مرزا قادیانی ملعون کا، پیر طریقت سید مہر علی شاہ گولڑویؒ سے دوبدو مناظرہ طے ہوا۔ پیر مہر علی شاہ صاحبؒ مظاہر العلوم سہارنپور کے بانی، شارح بخاری، مولانا احمد علی المعروف محدث سہارنپوریؒ کے شاگرد تھے۔ مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے پیر مہر علی شاہ کو نہ صرف فتنہ انکار ختم نبوت کے مقابلہ کے لئے مہمیز لگائی بلکہ خلافت سے بھی نوازا۔ مرزا قادیانی ملعون نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو پیر صاحبؒ کو رحمت دو عالم ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''مہر علی شاہؒ! مرزا قادیانی الحاد کی قینچی سے میری شریعت واحادیث کو کتر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو۔'' اس خواب کے بعد پیر صاحبؒ مرزا قادیانی کے مقابلے میں شیر یزدان بن گئے۔ مرزا قادیانی کی مخالفت میں دن رات ایک کردیا۔ تب مرزا قادیانی نے آپ کو مناظرہ کے لئے چیلنج دیا۔ آپ نے قبول کیا جس دن آپ گولڑہ سے روانہ ہوئے مرزا قادیانی کا ٹیلی گرام ملا کہ آپ کے ساتھ سرحد کے پٹھان آرہے ہیں اور فتنہ کا اندیشہ ہے۔ نہ معلوم مرزا قادیانی پٹھانوں سے کیوں اپنے دل میں خوف رکھتا تھا۔ یہ خوف بذات خود اس کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔ اس لئے کہ نبی دنیا کے لوگوں کو ڈرانے کے لئے آتا ہے۔ ان سے ڈرنے کے لئے نہیں آتا۔ جو دنیا سے ڈرے وہ بزدل تو ہوسکتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا نبی نہیں ہوسکتا۔

پیر صاحبؒ نے جواب میں ٹیلی گرام ارسال کیا کہ: ''جو لوگ آپ کے ساتھ آئیں ان کے حفظ وامن کے ذمہ دار آپ۔ جو میرے ساتھ ہیں ان کے حفظ وامن کا میں ذمہ دار ہوں۔ ایک بار آجایئے آمنا سامنا ہوجائے حق وباطل کی تمیز ہوجائے گی۔'' مرزا قادیانی کو نہ آنا تھا نہ آیا۔ اس شاہی مسجد میں جہاں آپ تشریف رکھتے ہیں آج سے ایک سو نو سال قبل ہزاروں

خلق خدا بھی اسی طرح جمع ہوئی جس طرح آپ جمع ہیں۔ سات سو سے زائد جید علمائے کرام جمع ہوئے۔ اس میں دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث، شیعہ، سب موجود تھے۔ تین دن تک اجتماع، دن رات، صبح شام علم وفضل کی بارش رہی۔ لیکن قادیانیت کے کذب وڈھیٹ پن کا اندازہ فرمایئے کہ پیر صاحبؒ اپنے رفقاء کے ساتھ شاہی مسجد لاہور میں جمع ہیں۔ مرزا ملعون، قادیان کی ذھاب کی راب چاٹ رہا ہے لاہور آنے کا حوصلہ نہیں کر رہا۔ مرزا ملعون، قادیان میں اس طرح دبک کر بیٹھ گیا جس طرح ابلیس نے مرزا قادیانی کے دل میں اپنا پنجہ گاڑ دیا تھا۔ مرزا قادیانی کی ذلت آمیز شکست کے باوجود، ابلیس کے چیلوں قادیانیوں نے لاہور کے درودیوار پر اشتہار لگادیئے کہ پیر صاحب شکست کھاگئے۔ اس کذب بیانی پر ابلیس بھی جھوم اٹھا اور اسلامیان لاہور سرپیٹ کر رہ گئے کہ: چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد!

حضرات گرامی قدر! یہ وہی لاہور ہے جہاں مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ کی قیادت میں پانچ سو علمائے کرام نے مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ کی تحریک پر فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لئے کوہ گراں بنادیا تھا۔

☆...... یہ وہی لاہور ہے جس میں واقع اچھرہ کے ایک خاندان نے قادیان میں مجلس احرار کے شعبہ کی نگرانی کی۔

☆...... یہ وہی لاہور ہے جہاں چوہدری افضل حقؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ، شیخ حسام الدینؒ، مولانا ابوالحسنات قادریؒ، مولانا ظفر علی خانؒ، آغا شورش کاشمیریؒ، سید مظفر علی شمسیؒ، مولانا داؤد غزنویؒ، مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ، مولانا احمد علی لاہوریؒ، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ، مولانا اختر علی خانؒ جیسے جید حضرات نے اپنے اپنے دور میں قادیانیوں کے خلاف علم ختم نبوت کو سرنگوں نہ ہونے دیا۔

☆...... یہ وہی لاہور ہے جس کے موچی دروازہ کے باہر برکت علی ہال میں ۱۹۵۳ء میں ملک کی دینی قیادت نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی بنیاد فراہم کی۔

☆...... یہ وہی لاہور ہے جس نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں اپنے جگر گوشوں کی قربانی دے کر سنت صدیق اکبرؓ کو زندہ کیا۔ آج بھی لاہور کے درودیوار، کوچہ وبازار، سڑکیں اور شاہرائیں ان شہدائے ختم نبوت کی داستانوں اور قربانیوں پر نازاں ہیں۔

☆...... یہ وہی لاہور ہے کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی امارت لاہور کے مرد جلیل مولانا ابوالحسنات قادریؒ اور نظامت لاہور کے درویش سید مظفر علی شمسیؒ کے حصے میں آئی۔

☆...... یہ وہی لاہور ہے جس میں ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کا پہلا جلوس شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کی قیادت میں نکلا جس میں ایک لاکھ آدمی جمع تھے۔ چیرنگ کراس پر جلوس کو روکا گیا تو مولانا احمد علی لاہوریؒ نے اذان کہی۔ جماعت کروائی تو ایک لاکھ آدمی جماعت میں شریک ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ سب باوضو تھے۔ اس سے یہ حقیقت بھی آشکارا ہوتی ہے کہ ختم نبوت کا کام ہم عبادت سمجھ کر کرتے ہیں۔ پورے جلوس میں ایک آدمی کے پاس اسلحہ تو درکنار چاقو بھی نہ تھا۔ اس سے سمجھا جاسکتا ہے کہ وہ کتنی مقدس پرامن تحریک تھی۔ جسے پھر جنرل اعظم خان اور قادیانی اوباشوں نے تشدد کے راستے پر ڈالا۔

حضرات گرامی قدر! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آج بھی عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کے لئے پرامن اور عدم تشدد کی پالیسی پر عمل پیرا ہے اور کبھی نہ بھولئے کہ ہمیں منبر ومحراب سے لے کر نیشنل اسمبلی تک، مقامی عدالتوں سے سپریم کورٹ تک تمام کامیابیاں پرامن جدوجہد سے ملی ہیں۔ آئندہ بھی جب تک جدوجہد پرامن رہے گی کامرانی آپ کے قدم چومے گی۔ جس دن دشمن کی چالوں سے تشدد کی راہ پر چل پڑے، اکابر کے طریقہ کار کو ترک کردیا۔ تحریک ختم نبوت کی جدوجہد میں وہ گھڑی افسوسناک ہوگی۔ اس اجتماع کے ذریعے یہ پیغام لے کر جائیں کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جو شخص تشدد کو اپنائے وہ اس تحریک کی روح سے ناواقف ہے یا دشمن کی چال کا شکار ہوگیا ہے۔ آپ پرامن ذرائع سے قانون کے دائرے میں رہ کر قادیانیت کے احتساب کا شکنجہ کستے جائیں گے تو دیکھیں گے کہ قادیانیت کا بت اس دھڑام سے گرے گا کہ غبار چھٹنے کے بعد قادیانیت نام کی کوئی بھی چیز آپ کو دیکھنے سے بھی نہ ملے گی۔ انشاء اللہ ثم انشاء اللہ، وہ وقت قریب ہے اور یہ اجتماع اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے ایک نئی جدوجہد کی بنیاد فراہم کرے گا۔ وماذالک علی اللہ بعزیز!

حضرات گرامی قدر! یہ وہی لاہور ہے جہاں پر ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت میں مسجد شیرانوالہ باغ میں آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا پہلا اجلاس منعقد ہوا تھا۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کو کنوینر مقرر کیا گیا اور پھر فیصل آباد میں آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل کا آپ کو امیر بنایا گیا۔ اسی لاہور کے مولانا محمود احمد رضوی قادری اس کے سیکرٹری جنرل تھے۔ تب مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ، مولانا عبدالحق، مولانا عبدالحکیمؒ، پروفیسر غفور احمد اور ان کے رفقاء قومی اسمبلی میں اور ملک بھر میں مولانا عبیداللہ انورؒ، مولانا عبداللہ درخواستیؒ، مولانا قاری محمد اجمل خانؒ، مولانا عبدالقادر

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO ©

آزادؒ، مولانا عبدالستار نیازیؒ، مولانا عبدالقادر روپڑیؒ، علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ، نوابزادہ نصر اللہ خانؒ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، خواجہ قمرالدین سیالویؒ، مولانا صاحبزادہ افتخار الحسنؒ، مولانا صاحبزادہ فیض الحسنؒ، مولانا مفتی زین العابدینؒ، مولانا عبدالکریم بیر شریفؒ، مولانا مفتی احمد الرحمنؒ، مولانا عبدالواحدؒ، مولانا سراج احمد دین پوری، مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ، مولانا فیض القادریؒ، جناب بارک اللہ خانؒ، جناب خاقان بابر، مولانا عبیداللہ احرارؒ، مولانا سید عطاء المنعم بخاریؒ، مولانا عبدالشکور دین پوریؒ، مولانا نور الحسن بخاریؒ، مولانا سید محمد شاہ امروٹیؒ، مولانا عبدالصمد ہالیجوی، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ، چوہدری ظہور الٰہیؒ، شورش کاشمیریؒ ایسے تمام رہنماؤں نے پاکستان کے درودیوار کو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی صدائے بازگشت سے گرما دیا تھا۔

حضرات گرامی قدر! یہ وہی لاہور ہے جہاں ستمبر ۱۹۷۴ء میں اس شاہی مسجد میں جہاں آپ جمع ہیں۔ عظیم الشان کانفرنس شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی زیر صدارت منعقد ہوئی تھی۔

☆ یہی لاہور ہے جہاں سے مولانا خواجہ خان محمد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سربراہی اور مولانا مفتی مختار احمد نعیمی کی نظامت میں آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے تحت ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت کو پروان چڑھایا گیا۔

حضرات گرامی! ختم نبوت کے تحفظ کے حوالے سے لاہور کے جستہ جستہ حالات بیان کرنے میں آپ کا خاصا وقت لے لیا۔ لیکن حقیقت ہے کہ پوری طرح واقعات کا اشاریہ بھی بیان نہیں ہوسکا۔

حضرات گرامی قدر! سامعین کرام! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا محمد حیاتؒ، مولانا محمد یوسف بنوریؒ، اپنے اپنے عہد میں کرتے رہے۔ تب مولانا محمد عبداللہ رائے پوریؒ، مولانا مفتی احمد الرحمنؒ، مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، مولانا سید نفیس الحسینیؒ نائب امیر رہے۔ اللہ تعالیٰ کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر فضل ہے کہ آج بھی قطب الارشاد مولانا خواجہ خان محمد، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالمجید لدھیانوی، مولانا عزیز الرحمن جالندھری ایسے بزرگوں کے ہاتھ میں اس کی قیادت ہے۔ آج بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اتحاد بین المسلمین کا سٹیج ہے۔ پرامن جدوجہد کو ہم آگے بڑھانے کی مخلصانہ جدوجہد کررہے ہیں۔

ان حالات میں پہلے سرگودھا، چناب نگر۔ پھر فیصل آباد کی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسیں اور آج کا یہ عظیم الشان اجتماع اس پرامن جدوجہد کا مظہر اتم ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوشش ہوگی کہ اس کے بعد معمولی وقفہ سے اسلام آباد، پشاور، کوئٹہ، کراچی، حیدرآباد اور سکھر میں بھی اتنے بڑے اجتماع یکے بعد دیگرے منعقد کریں۔ تاکہ ایک بار منوڑہ سے اکوڑہ، کراچی سے خیبر، کوئٹہ سے قلات تک پورا ملک ختم نبوت کے نعروں سے گونج اٹھے۔ آپ بھی تو میرے ساتھ مل کر نعرہ لگائیں۔ تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد۔

حضرات گرامی! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ نشرواشاعت نے مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ سے لے کر اس وقت تک کے چالیس سے زائد اکابر کی نایاب ساڑھے تین سو کتب ورسائل کو احتساب قادیانیت کے نام پر جدید حوالہ جات کے ساتھ جمع کرنا شروع کیا ہے۔ اس وقت تک ستائیس جلدیں شائع ہوچکی ہیں۔ فتاویٰ ختم نبوت تین جلدیں، تحفہ قادیانیت چھ جلدیں، قادیانی شبہات کے جوابات دو جلد میں شائع کئے ہیں۔ ان کے علاوہ مزید کتب نایاب بھی شائع کیں۔ میں توقع رکھوں گا کہ دینی جامعات، سکول وکالجز کی لائبریریوں میں مجلس کی مطبوعات کے سیٹ رکھوانے کے لئے آپ توجہ وتعاون فرمائیں گے۔ تاکہ ملک بھر کی اہم لائبریریوں میں جہاں کوئی جائے اسے ردقادیانیت پر بھرپور مواد مل سکے۔

حضرات گرامی! مجلس کے دو ترجمان ہیں۔ ہفت روزہ ختم نبوت جو کراچی سے شائع ہوتا ہے۔ ماہنامہ لولاک جو دفتر مرکزیہ ملتان سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے آپ ممبر بنیں۔ دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان کے پتہ پر رابطہ کریں اور اس پہلو سے بھی عقیدہ ختم نبوت کی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔

حضرات محترم! قادیانیت دین اسلام سے بغاوت کا دوسرا نام ہے۔ قادیانیت رحمت عالم ﷺ کے باغیوں کا وہ ملعون گروہ ہے کہ ان کا وجود ہی رسول اللہ ﷺ کی اہانت پر مبنی ہے۔ قادیانیوں سے بچنا، ان سے امت کے ہر فرد کو بچانا ہمارا فرض منصبی ہے۔ اس کے لئے اس اجتماع کے ذریعہ دو کاموں کی طرف آپ دوستوں کو متوجہ کرتا ہوں۔

۱..... یہ کہ ہر عالم دین مہینہ میں ایک جمعہ عقیدہ ختم نبوت کے بیان کے لئے وقف کرے۔ مثلاً صرف ایک شہر کی سو مساجد میں جمعہ پر ردقادیانیت پر بیان ہو۔ فی مسجد ایک ہزار آدمی تصور کریں تو یوں ایک شہر میں صرف جمعہ کے بیان سے ایک لاکھ آدمی تک ہم ختم نبوت کا پیغام پہنچا پائیں گے۔ گویا ہر ماہ کو جمعہ پر ختم نبوت کے بیان کی اگر پورے ملک میں اسکیم چل نکلے تو ہر ماہ ایک بار پورے ملک میں آپ نے کروڑوں افراد تک ختم نبوت کا پیغام پہنچا دیا۔ علمائے کرام کی معمولی توجہ سے پورا ملک ختم نبوت کا جلسہ گاہ بن جائے گا۔ امید ہے کہ آپ اس پر نہ صرف توجہ کریں گے۔ بلکہ جو حضرات، جو نہیں ان تک نہ صرف آواز

پہنچائیں گے بلکہ ان کو آمادہ بھی کریں گے۔

۲...... آپ تمام حضرات پرامن جدوجہد اور سعی مقبول سے قادیانیت کا بائیکاٹ کریں۔ لوگوں کی ذہن سازی کریں۔ میں ایک ملعون شخص سے، رسول اللہ ﷺ کے دشمن سے ہاتھ نہیں ملاتا۔ اس کی دکان سے سودا نہیں لیتا۔ دنیا کا کونسا قانون ہے جو مجھے مجبور کرے کہ تم ایسا نہ کرو۔ یہ میرا حق خود ارادیت ہے کہ اگر میں اپنے ماں باپ کے دشمن سے تعلق نہیں رکھتا تو آپ ﷺ کے دشمنوں سے بھی تعلق نہ رکھوں۔ قادیانی خود کو مسلمان کہلا کر، مسلمانوں کو، حضور ﷺ کے نام لیواؤں کو، پوری امت مسلمہ کو کافر قرار دیتے ہیں۔ مرزا قادیانی کو نبی اور محمد رسول اللہ، مرزا قادیانی کے دیکھنے والوں کو صحابی، مرزا قادیانی کی بیوی کو ام المومنین، مرزا قادیانی کے خاندان کو اہل بیت کہتے ہیں۔ جنت البقیع کے مقابلہ میں بہشتی مقبرہ کا ڈھونگ رچایا ہے۔ وہ اپنے کفر پر اسلام کی اصطلاحات کا چولہ پہنا رہے ہیں۔ وہ ہمارے تشخص کو برباد کر رہے ہیں۔ آئین پاکستان کہتا ہے کہ قادیانی کافر ہیں۔ وہ خود کو مسلمان کہہ کر آئین پاکستان سے اعلانیہ بغاوت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں کو کافر کہہ کر پوری مسلم امہ کے وجود کو ملیامیٹ کرنے کے درپے ہیں۔ ان سے بچنا اور تمام مسلمانوں کو بچانا ہمارے لئے فرض کا درجہ رکھتا ہے۔ اگر رحمت عالم ﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے ہم کام نہیں کرتے، اپنے فرض منصبی کو نہیں نبھاتے تو خدشہ ہے کہ کہیں ہمارے دل زنگ آلود تو نہیں ہوگئے۔ ہم حضور ﷺ کے دشمن، قادیانیوں سے تعلقات رکھ کر حضور ﷺ کی دشمنی میں ان ملعون قادیانیوں کے ساتھ تو شریک نہیں۔

برادران گرامی! نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تبلیغ، جہاد، سب فرائض کا تعلق حضور ﷺ کے اعمال سے ہے۔ ختم نبوت کا تعلق حضور ﷺ کی ذات سے ہے۔ حضور ﷺ کی عزت وناموس کی پاسبانی ودربانی افضل الفرائض میں شامل ہے۔ باقی فرائض پر عمل ہے حضور علیہ السلام کی عزت کا فکر نہیں تو نہ صرف حبط اعمال کا اندیشہ ہے بلکہ قیامت کے دن شفاعت سے محرومی کا باعث ہے۔ کیا خوب کہا:

نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

آپ رحمت عالم ﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے سراپا نمونہ بن جائیں اور کچھ نہیں تو کم از کم یہ تو ہے کہ قادیانیوں کا بائیکاٹ کریں۔ اگر یہ بھی نہیں کرتے تو فکر کریں کہ ہم میں ایمان بھی ہے یا نہیں۔ قانون اور ملک کے باغی قادیانی گروہ کو راہ راست پر لانے کے لئے ان سے اجتناب کا حربہ استعمال کریں۔ تاکہ ان کو احساس ہو کہ وہ مرزا قادیانی ملعون کو مان کر مسلم امت کا حصہ شمار نہیں ہوسکتے۔ جب ان میں یہ احساس پیدا ہوگا وہ مرزا قادیانی ملعون کی غلامی کا طوق اپنی گردن سے اتارنے پر مجبور ہوں گے۔ امید ہے کہ اس پرامن جدوجہد کو بھرپور کامیاب کیا جائے گا۔

حضرات گرامی! اس تاریخ ساز کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے لاہور کے تمام علمائے کرام، مشائخ عظام، مدارس عربیہ کے منتظمین نے بھاری سرپرستی کی۔ لاہور کے گردونواح کے اضلاع اور شہروں میں جس طرح پوری دینی قیادت نے اس کام کو اپنا کام سمجھ کر ہمیں ممنون احسان کیا۔ قافلوں کی ترتیب وتیاری، اپنے اپنے طور پر جگہ جگہ اجتماعات، اعلانات، اشتہارات، بینرز کا اہتمام کیا۔ اس پر تمام حضرات، غرض جس نے ایک لمحہ کے لئے بھی اس عظیم الشان کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے صرف کیا وہ ہم سب کی طرف سے ہزاروں ہزار مبارک باد کے مستحق ہیں۔ رابطہ کمیٹی نے جس طرح طول وعرض کے طویل اور طوفانی دورے کئے اور اپنا فرض پورا کیا اس پر وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ آپ حضرات دور دراز سے طویل مسافت طے کرکے آئے اس پر اللہ تعالیٰ آپ کو بہت ہی جزائے خیر نصیب فرمائے۔ پنجاب حکومت نے منظوری، سیکورٹی، محکمہ اوقاف نے مسجد کے استعمال کی اجازت دی اس پر وہ بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔ تمام مکاتب فکر کے علماء، خطباء، جماعتوں کے سربراہ ونمائندگان نے شرکت سے ممنون احسان فرمایا۔ اس پر ان کا بھی بہت ہی شکریہ۔

توقع ہے کہ یہ بھرپور محبت وشفقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو آپ کی طرف سے ہمیشہ حاصل رہے گی۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد۔ ☆☆

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

اسلام اور ایمان!

مولانا سید بلال عبدالحی حسنی ندوی

اسلام اور ایمان بڑی حد تک ایک ہی مفہوم میں استعمال ہوتے ہیں، لیکن قرآن وحدیث کی اصطلاح میں ان کو کچھ فرق کے ساتھ بھی استعمال کیا گیا ہے جس کی وضاحت اس حدیث سے ہوتی ہے جو امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح مسلم کے آغاز میں درج کی ہے اس کو حدیث جبرئیل کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، یہ ۱۰ہجری کا واقعہ ہے، حضرت جبرئیلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے ایسے سوالات کیے کہ ان کے جوابات سے حضرات صحابہؓ کے سامنے ان کی زبان مبارک سے پورے دین کا خلاصہ ہوجائے، انہی سوالات میں ایک سوال اسلام کے بارے میں تھا اور ایک ایمان کے بارے میں، اسلام کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا تھا:

''ان تشهد ان لا اله الا الله و محمد رسول الله وتقيم الصلاة وتوتي الزكوة و تصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت اليه سبيلا''

ترجمہ: ''تم زبان سے اس کا اقرار کرو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور استطاعت ہو تو حج بیت اللہ کرو۔''

ایمان کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہ تھا:

''ان تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر والقدر خيره وشره۔''

ترجمہ: ''تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر اور بھلی بری تقدیر پر۔''

ان دونوں ارشادات سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اسلام کا تعلق ظاہر سے ہے اور ایمان کا تعلق باطن سے اور دین ان دونوں کے مجموعہ کا نام ہے، نہ ایمان کے بغیر ایمان کا تصور ممکن ہے اور نہ ایمان اسلام کے بغیر مکمل ہوسکتا ہے، دونوں ایک دوسرے کے لئے ضروری ہیں، عقائد کی درستگی دین کی بنیاد ہے اور اعمال کے بغیر اس بنیاد پر تعمیر نہیں ہوسکتی، اسلام کی عمارت ان دونوں سے مل کر مکمل ہوتی ہے، اگر عقائد درست ہیں لیکن اعمال میں کوتاہی ہے تو یہ فسق ہے اور اگر عقائد ایمان کے مطابق نہیں ہیں اور اعمال اسلامی ہیں تو یہ نفاق ہے۔

زمانہ نبوت میں جب اسلام کا بول بالا ہوا اور ''يدخلون في دين الله افواجا'' کا سماں بندھ گیا تو کافروں کی ایک بڑی تعداد اسلام میں صرف اس لئے داخل ہوگئی تا کہ اس کو ہر طرح منافع حاصل ہوسکے اور اسلامی معاشرہ میں ان کو قدر ومنزلت حاصل ہو ان میں بڑی تعداد بعد میں مخلص مسلمان ہوگئی اور ایک تعداد ان لوگوں کی باقی رہی جو صرف ظاہری طور پر مسلمان تھے اور ایک تعداد ان دشمنوں کی بھی تھی، جنہوں نے اسلام کا لبادہ صرف اس لئے اوڑھا تھا تا کہ وہ مسلمان بن کر مسلمانوں میں انتشار پیدا کرسکیں اور اس کے لئے ان کو اندر گھسنے کے مواقع آسانی سے حاصل ہوجائیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ فرماتے تھے، اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی ان کے بارے میں بخوبی علم ہوچکا تھا لیکن اس کے باوجود ان کے ظاہری اعمال کی بنیاد پر آپ نے ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا برتاؤ باقی رکھا تھا، پھر جب غزوۂ تبوک کے بعد ان منافقین کے سلسلہ میں بہت سخت آیات نازل ہوئیں تو ان منافقین کے بارے میں آپ ﷺ کا رویہ تبدیل ہوگیا، جن کا نفاق کھل گیا تھا، ان منافقین میں اکثریت یہودیوں کی تھی جو بغض وعناد میں اپنے نفاق پر قائم تھے اور ان کا مقصد ہی مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنا اور ان کو کمزور کرنا تھا ورنہ اور منافقوں کا حال یہ تھا کہ چند کو چھوڑ کر تقریباً سب ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ اور اسلام کے نظام عادلانہ سے متاثر ہوکر پکے مسلمان بن چکے تھے۔

غلبہ اسلام کے بعد اسلام لانے والوں کی ایک بڑی تعداد ان بدوؤں کی تھی جو مختلف علاقوں سے آکر مسلمان ہوتے تھے اور ان میں بھی بعض صرف فائدہ اٹھانے کے لئے مسلمان ہوئے تھے، ان ہی لوگوں میں بنو اسد کا وفد بھی تھا جو ۹ ہجری میں آیا تھا وہ زمانہ ان کے یہاں قحط سالی کا تھا وہ خود ہی مسلمان ہوکر اس لئے آگئے تھے تا کہ ان کو معصیت میں کچھ راحت مل سکے وہ آئے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرکے کہا: ''ہم خود اپنے مال و

© WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

اولاد کے ساتھ خدمت میں حاضر ہوگئے ہیں، ہم ان دوسرے قبائل کی طرح نہیں ہیں، جن سے آپ کو مقابلہ کرنا پڑا" بار بار وہ یہ احسان جتاتے تھے اور چاہتے تھے کہ ان کو زیادہ سے زیادہ صدقات حاصل ہوجائیں، سورۂ حجرات کی یہ آخری آیات اسی موقع پر نازل ہوئیں:

"قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولٰکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم۔"

ترجمہ: "اعراب نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں، آپ کہہ دیجئے تم ایمان نہیں لائے ہاں تم یہ کہو کہ ہم نے اسلام اختیار کیا ہے اور ایمان ابھی تک تمہارے دلوں میں نہیں اترا۔"

اعراب، اعرابی کی جمع کے طور پر استعمال ہوتا ہے، عرب کے بدوؤں کے لئے یہ لفظ بولا جاتا تھا، عام طور پر ان میں ثقافت کی کمی ہوتی تھی لیکن عربوں کی بہت سے خصوصیات کے وہ حامل ہوا کرتے تھے خاص طور پر عربی زبان میں ان کو امتیاز بہت بعد تک حاصل رہا، ان کے مزاج میں عام طور پر سختی ہوتی تھی، بنو اسد بھی ان ہی اعراب میں شامل تھے، اور یہاں آیت میں خاص طور پر ان ہی کو خطاب جارہا ہے تاکہ حقیقت ان کی سمجھ میں آجائے اور ان کی یہ غلط فہمی دور ہوجائے کہ زبان سے اسلام کا اقرار کافی ہے اور اس سے ان کو وہ ساری سہولیات حاصل ہوجائیں گی جو مسلمانوں کو غلبۂ اسلام کے وقت کسی درجہ حاصل ہوگئی تھیں، آگے ارشاد ہوتا ہے:

"وان تطیعوا اللّٰہ ورسولہ لایلتکم من اعمالکم شیئاً۔"

ترجمہ: "اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہارے اعمال میں کچھ بھی کمی نہیں فرمائے گا۔"

یہ حکمت قرآنی ہے کہ ان کو غلطی پر متنبہ کرنے کے بعد صحیح راستہ کی تلقین بھی کی جارہی ہے کہ اپنے وقت کو صرف حصول دنیا میں ضائع نہ کرو جب تم مسلمان ہو رہے ہو تو صحبت نبوت کا فیض اٹھاؤ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح بتائیں اس طرح اپنے ایمان کی تجدید کرو اور اسلام کو مکمل کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے اقرار کو ضائع نہیں فرمائے گا اور تم سچے پکے مسلمان بن جاؤ گے، پھر اسی کی تاکید کے طور پر ارشاد ہے: "ان اللّٰہ غفور رحیم" ... بلاشبہ اللہ بہت مغفرت فرمانے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے..... تمہاری غلطی معاف کردی جائے گی لیکن اسی وقت جب تم خود اس کی فکر کرو اور اپنے حالات کو درست کرو، یہ آیت شریفہ ہم سب مسلمانوں کے لئے دعوت فکر ہے، صرف زبان سے اقرار کرلینا، اعمال کو اختیار کرلینا کافی نہیں ہے، جب تک ایمان دل میں اتر نہ جائے، اس وقت تک خواہ نام کچھ بھی ہو لیکن وہ اللہ کے یہاں مقبول نہیں، ایک بڑے عارف نے یہ بات بڑی دلسوزی کے ساتھ کہی کہ آج مسلمانوں کے قبرستانوں میں نہ جانے کتنے وہ لوگ دفن ہو رہے ہیں جو اللہ کے یہاں مسلمان نہیں، صحیح مسلمان ہونے کے لئے ایمان کی شرط ہے اور ایمان صحت عقائد کا نام ہے، اور عقائد میں پہلا مرحلہ عقیدہ توحید کا ہے اور اس کے بارے میں عام طور پر مسلمانوں کا ذہن صاف نہیں، ایک اللہ کے ساتھ خدا جانے کتنے معبودان باطل اپنے دل کے نہاں خانوں میں پالے جارہے ہیں اور بعض مرتبہ ان لوگوں کی زبان و قلم سے جو اہل حق کہلاتے ہیں، مسلمانوں کے نمائندہ سمجھے جاتے ہیں ایسے جملے نکل جاتے ہیں جو عقیدہ توحید کے چشمہ صافی کو گدلا کرکے چھوڑتے ہیں، کہنے والا شاید محسوس بھی نہیں کرپاتا لیکن بات کہیں سے کہیں پہنچ جاتی ہے، اچھے اچھے لوگوں کی زبان سے یہ جملہ سنا گیا ہے کہ: "اللہ اور اس کے رسول چاہے تو ایسا ہوجائے گا۔" اللہ کی صفت قدرت میں شرک ہے، وہ جو چاہے کرے: "فعال لما یرید" صرف اسی کی صفت ہے۔

عقائد و ایمانیات کو بہت کنگالنے کی ضرورت ہے، ایمان کے منافی جو چیزیں بھی ہمارے معاشرے میں داخل ہوگئی ہیں، ان کو کھرچ کھرچ کر پھینکنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم جس طرح مسلمان نظر آتے ہیں، حقیقی معنوں میں مسلمان بن جائیں اور ایمان وہ اسلام کو مکمل کرکے دین کے پوری طرح حامل و ترجمان بن جائیں، ہماری زندگی حقیقت دین کی دعوت ہو اور ہم سراپا عمل ہوں، ہمارا ایمان بھی خالص ہو اور ہمارا اسلام بھی مکمل ہو۔

☆☆.........☆☆

ختم نبوت کانفرنس احمد پور سیال

احمد پور سیال (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام جامع مسجد فاروقیہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت صاحبزادہ مولانا عزیز احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں نے کی۔ کانفرنس سے مولانا سید احمد شاہ چوکیروی کے فرزند ارجمند اور جانشین مولانا سید محمد قاسم شاہ چوکیروی، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا عزیز الرحمن جھنگوی اور مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ علماء کرام نے قادیانیت کے غلیظ عقائد و عزائم سے سامعین کو آگاہ کیا اور قادیانیوں کے ساتھ مکمل بائیکاٹ کا وعدہ لیا، سامعین نے قادیانیوں سے مکمل اقتصادی بائیکاٹ کا وعدہ کیا۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

شرعی قوانین.... ویڈیو سوات کے تناظر میں!

سوات میں خاتون کو کوڑے مارنے کی ویڈیو ٹیلی ویژن پر چلائی گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے چہار جانب زبان و بیان میں آگ سی بھڑک اٹھی۔ مختلف چینلز پر اس ڈیڑھ منٹ پر محیط کوڑے مارے جانے کو یوں مسلسل دکھایا گیا کہ لگاتار، بار بار دہرائے جانے سے سبھی کے اعصاب پر کوڑے برسنے لگے۔ کوڑوں کی تپش اور حدت درجہ بدرجہ حسب توفیق اور حسب ضرورت لوگوں نے یوں محسوس کی کہ زبانوں سے شعلے لپکنے لگے اور مختلف ٹاک شوز میں طالبان، اسلام، شریعت پر بھی شعلہ باری اور آتش زنی کی گئی۔ آسمان سے باتیں کرتے نارِ نمرود کے سے اس الاؤ کی آگ ایک دن میں جھاگ کی طرح بیٹھ گئی اور اس میں سے آہستہ آہستہ حقیقت سر اٹھانے لگی، اب سرحد حکومت بھی اسے سازش قرار دے رہی ہے، آن لائن رپورٹ کے مطابق سرحد کے سرکاری اور نجی ماہرین نے اسے جعلی قرار دیا ہے۔ اے پی پی کے مطابق تحقیقاتی کمیٹی نے اس علاقے کا دورہ کیا جس پر مقامی لوگوں نے ایسے کسی بھی واقعہ کی تردید کی ہے۔ چار تا چھ مہینے پرانی اس موبائل پر گھڑی گئی کہانی کو یوں اچانک بھس میں چنگاری کی طرح چھوڑ دینے سے پس پردہ مقاصد بھی پرعیاں ہیں۔ ہمیشہ کی طرح غصے کی ابتدا جنون اور انتہا شرمندگی ہوا کرتی ہے۔ اب وقت ہے کہ ٹھنڈے دل و دماغ سے چہار جانب درپیش چیلنجوں میں گھری قوم غور وفکر و تدبر کرے۔

ہوش حواس معطل کر کے جذباتی ہیجان آمیز رویے غیر ذمہ دارانہ ہیں جو ٹیلی ویژن پر بیٹھ کر لاکھوں عوام کو رہنمائی دینے پر مامور دانشوروں، عوامی، سماجی راہنماؤں کو زیب نہیں دیتے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سیرت و کردار کے خودساختہ ضابطوں سے نکل کر ذرا قرآن و سنت کے طے کردہ اصول وضوابط سے بھی فیض حاصل کریں۔

مثلاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تنبیہ کہ: ”آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جو کچھ سنے (اس کے صحیح یا غلط ہونے کی تحقیق کئے بغیر) اسے آگے نقل کر دے۔“ (مسلم)

عامرہ احسان

کسی بھی درجے میں قیادت ایک ذمہ دارانہ منصب ہے جس کے شایان شان یہ نہیں کہ موقع غنیمت جان کر بلا تحقیق چاند ماری شروع کر دی جائے، اگر یہ شرعی سزا ہوتی، طالبان نے دی ہوتی تو عورت کو لٹا کر لال جوڑا دکھا کر کوڑے مارنے کا طریقہ اختیار نہ کیا جاتا، لیکن اس کی سچائی یا مبنی برحقیقت ہونا طے کرتا تو مطلوب ہی نہ تھا، اسے تو بھوکے بھیڑیے کی طرح نادان بھیڑوں کی عقل کھا جانے کے لئے چھوڑا گیا تھا، سو وہ چر لی گئی! طالبان کے لئے نفرت پیدا کرنے، خوفزدہ کرنے کا ایک حربہ تھا، سو وہ استعمال کر لیا گیا۔

اس ضمن میں یہ بھی توجہ طلب بات ہے کہ اس معاشرے کی ہمدردی کس رخ پھیری جا رہی ہے؟ انسانی حقوق کا واویلا، بدکاری کو کھلی آنکھ سے دیکھنے کے جرم پر تو اتنا شدید ہے، لیکن لال مسجد، جامعہ حفصہ کی جلی ہوئی نعشوں، لاہور میں عقوبت خانے میں رکھی گئی معصوم بچیوں کے حقوق کے ضمن میں ایک مکمل سناٹا اور خاموشی کیوں ہے؟ شریعت کی پابندی کرنے والا کیا زمرہ انسانیت سے خارج ہو جاتا ہے؟ ڈاکٹر عافیہ صدیقی اور مذکورہ بچیوں کی آہیں کراہیں، سسکیاں سنوانے، سنانے کی کھوج کسی این جی اوز، کسی چینل کے حصے کیوں نہ آئی؟ شریعت پر چلنے کا جرم ایک پلڑے میں اور دوسرے میں بدکاری کا گناہ؟ وجہ تو معلوم ہے کہ این جی اوز کے تمام فنڈز تو ایسی ہی موبائل ویڈیوز اور کوریج، بیانات مذاکرے، سیمینار سے وابستہ ہیں، دونوں طرف مسئلہ پیشکش کا ہے، ایک طرف اللہ کے خوبصورت وعدے ہیں جو جنت کے مرغزاروں میں نہروں، باغوں میں رحمانی ضیافت کے وعدے ہیں اور دوسری طرف ڈالر ہیں، پانچ سات ستارہ ہوٹل، دنیاوی شہرت، کیمروں کی کلک، کلک کرتی سج دھج ہے تاہم علمی سطح پر پڑھنے، سمجھنے کی ضرورت ہنوز تشنہ ہے کہ عورت کے معاملے میں اسلام اتنا حساس کیوں ہے؟ اگر بالفرض ویڈیو سچی ہے تو طریق کار کی غلطیوں سے قطع نظر ذرا نگاہ بھر کر اسلام کا نظام جرم وسزا دیکھ تو لیا جائے، اب نہ سہی آخر امام مہدی اور بالآخر حضرت عیسیٰ کی آمد پر تو پوری دنیا اسی شریعت کے آگے سر جھکائے گی۔ روئے زمین پر چالیس سال تک اس کی حکمرانی رہے گی۔ آخر وہ نظام ہے کیا؟ کیا اسے ہم گوروں سے سمجھیں گے؟ قرآن و حدیث کے علم سے کوری این جی اوز کی بیبیاں ہمیں بتائیں گی؟ حالانکہ ... نہیں، بلکہ وہ حق لایا ہے اور حق

ں ان کی اکثریت کو ناگوار ہے اور حق اگر کہیں ان کی خواہشات کے پیچھے چلتا تو زمین اور آسمان اور اس کی ساری آبادی کا نظام درہم برہم ہو جاتا، نہیں بلکہ ہم ان کا اپنا ہی ذکر ان کے پاس لائے ہیں اور وہ اپنے ذکر سے منہ موڑ رہے ہیں...(المومنون:۷۰،۷۱)

آیئے ذرا ایک نظر ہمارے مسائل، ہماری ضروریات، فطرت اور اس کے تقاضوں کو خالق کی زبان سے سمجھیں ہم جس سے گریزاں ہیں وہ ہمارا ہی تو ذکر ہے، اس سے فرار کیسا؟ تاہم اس کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ مغرب کی عطا کردہ عینک پہن لینے سے دماغ چکرا جایا کرتا ہے، سو وہی حال ہمارا ہے، پہلے یہ سبق تازہ کیجئے کہ (اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے) پھر آگے بڑھئے، دنیاوی تعلیم پر ہم اپنے زعم کو اٹھا کر ایک طرف رکھ دیں کیونکہ یہ دین سمجھنے میں مدد کم دیتی ہے مزاحمت زیادہ کرتی ہے جیسے انگریزی زبان آنا، فزکس، طب کے ادق مضامین سمجھنے کے لئے نہایت ناکافی ہے، اسی طرح موجودہ نظام تعلیم سے ویمن اسٹڈیز میں ایم اے کی ڈگری لے کر کج فکری سے قرآن کے احکام سمجھنے کی دعویداری نری جہالت ہے، دانشوری نہیں، اسلامی معاشرے میں عورت اس کا سب سے بیش قیمت عنصر ہے، اس کی پاکیزگی، اس کی عزت و عصمت کی حفاظت (جو کانچ کی طرح نازک ہے) پر زبردست پہرے بٹھائے گئے ہیں، مرد معاشرے کا معمار اور مزدور ہے، اس کے ناز نخرے نہیں اٹھائے گئے، سارا احترام اور تقدس عورت سے منتھی کیا گیا ہے، اللہ نے عورت کو اپنے پرتو پر بنایا ہے، وہ خود پس پردہ ہے، عورت کے لئے بھی اس نے اخفاء پسند کیا ہے، وہ خود مربی، رب (تربیت دینے والا پالنے والا) ہے، یہ کردار اس نے مرد کو نہیں سونپا، عورت کو اس لائق جانا، عورت کے اس کردار اور ذمہ داری ہی کی بنا پر اس کا تحفظ زبردست ہے، پردہ اس کی عزت و وقار کی ضمانت اور اس کی قدر و قیمت کا مظہر ہے، کیا ستم ہے کہ دو ٹکے کی ناشپاتی (چینی کی) تو ملفوف آئے، بگل مار کر بیٹھے، میزوں کرسیوں کو تو اوڑھایا، پہنایا جائے اور عورت بے چاری کم لباسی کا شکار ہو! مغرب کی عورت، ماڈل گرل، اداکارائیں اپنا حسن بیچتی ہیں روپے پیسے ڈالر کے عوض۔ مومنہ عورت اس کی حفاظت کرتی ہے جنت کے عوض، مغربی عورت مفلس کی جھونپڑی ہے، جس پر نہ دروازہ ہے نہ پردہ، نہ لائق حفاظت کوئی قیمتی اثاثہ، مومنہ عورت عالیشان محل کی مانند ہے جس پر تہ در تہ سیکورٹی اور حفاظت کے زبردست انتظامات ہیں، اس تک رسائی آسانی نہیں ہے، پردہ کے احکام جب نازل ہوئے تو ایمان، اخلاق، تقویٰ کا معیار نہایت بلند تھا، خواتین حضرت فاطمہؓ، حضرت عائشہؓ جیسی اور مرد سیدنا عثمانؓ سیدنا علیؓ جیسے تھے، اب جبکہ چہار جانب پھیلی گندگی، اشاعت فحش، اختلاف بے پردگی نے اخلاقی حالت بگاڑ دی ہے، پردہ سخت تر کرنے کی ضرورت ہے یا کم تر؟ اکیسویں صدی جہل (اخلاق) اور بے حیائی کی صدی ہے۔ عورت کا اصل گوہر اس کی عزت و عصمت ہے جس کی ہر قیمت حفاظت کی جائے گی، ہر جرم اپنی جگہ سخت اور امن وامان برباد کرنے والا ہے، لیکن ان میں سے کسی کی بیٹی، بیوی، بہن کی عزت پر ہاتھ ڈالنا ہلاکت کے مترادف ہے، شریف انسان محترم رشتوں کی حرمت پر سب کچھ قربان کر دے گا، یہاں ان نو تہذیب یافتوں کا تذکرہ نہیں ہے کہ.....

خدا کے فضل سے بیوی، میاں دونوں مہذب ہیں
حیاء ان کو نہیں آتی انہیں غصہ نہیں آتا

یاد رہے کہ یہاں غصہ بمعنی غیرت کے ہے، ہاں تو تذکرہ ایک فطرت پر پیدا شدہ شریف انسان کا ہے، لہٰذا حرمت کی پامالی پر قتل و غارت گری اور جوش انتقام پھوٹتا ہے، وہی قانون امن عامہ کا ضامن ہے جو عورت اور دولت کی حفاظت کر سکے لیکن یہ سب مسلم معاشرے کی میراث ہے جسے تیزی سے برباد کرنے کی عالمی سازش پنپ رہی ہے، روشن خیالی، حقوق نسواں، مساوات، آزادی اور Emanicipation Discrimination Gender Women empowerment... جیسی اصطلاحات کے ذریعے عورت کو گھر سے باہر نکالنا، مردوں کے بیچ صلائے عام بنا کر لا کھڑا کرنا، حیا اتارنا مطلوب ہے، اسلامی معاشرہ اس کے بالکل برعکس عورت کے اہم ترین رول "ماں" کے تحفظ کے گرد گھومتا ہے، خاندان (فیملی) جو انسان سازی کا کارخانہ ہے، اس کی یکسوئی اور تحفظ کی خاطر تہ در تہ حفاظت کے بند (قوانین) باندھتا ہے تاکہ بہترین کوالٹی کے انسان تیار ہو سکیں۔ اجڑی، بکھری، الجھی، ٹوٹی پھوٹی شخصیتیں پروان نہ چڑھیں جنہیں کھانے پینے کو تو بہت کچھ میسر ہو لیکن ممتا کی شفقت اور گداز سے محروم، محبت کو ترسی ہوں، عورت کے عزت و احترام، وقار و تقدس کی حفاظت کے احکام سورۃ النور میں نازل فرمائے، عورت پر بلاثبوت بہتان گھڑنے والے کی پیٹھ ۸۰ کوڑوں سے ادھیڑ ڈالتا ہے (حد قذف) عورت کی طرف میلی آنکھ تو کجا آنکھ اٹھا کر بھی دیکھنے کی اجازت نہیں دیتا، یہ مغرب کی گندگی ہے جہاں آزادی کی چیونگم کی جگالی کروا کے عورت کو ذلیل و رسوا کر کے رلنے کو بیچ چوراہے کے مرد چھوڑ کر چلتا ہے۔

تو نہیں اور سہی، اور نہیں اور سہی کی نہ ختم ہونے والی گردان۔ مغرب کی گندگی سے تھڑی یہ عینک اتار کر، ان کے عطا کردہ نعروں (سلوگن) پرمبنی پلے کارڈ ہاتھوں سے رکھ کر اسلام کی پاکیزہ تہذیب کی نگاہ سے دیکھا جائے تو بات سمجھ میں آئے، اللہ نے بے شمار حفاظتی پہرے بٹھائے، تعلیم و تذکیر کی (لارڈ میکالے کے نظام تعلیم والی نہیں، قرآن و حدیث والی)۔

۱:اللہ کا خوف،۲:آخرت کی جوابدہی، جنت، جہنم دکھادی (جس سے دنیا میں کتنی ہی نگاہیں چرائی جائیں، موت کی پہلی ہچکی پر حقیقت اپنی پوری تلخیوں کے ساتھ سامنے آکھڑی ہوتی ہے)،۳:پردہ لاگو کیا، ۴:اختلاف کی ممانعت کی (جس حد کو ہم نے ہر سطح پر روندا، جسے اللہ نے مسجد میں بھی روکا، بچایا!)، ۵:اشاعت فحش پر پہرے بٹھائے (جس کے لئے ہمارے ہاں بے شمار دہانے کھلے ہیں، کاروباری مفادات، مالی منفعت، سیاسی مجبوریاں، بیرونی دباؤ، مغربی سیلائٹ کے استعمال کی جکڑ بندیاں ہمیں اشاعت فحش پر مامور کئے ہوئے ہیں!)،۶:مرد وعورت کو نظر نیچی رکھنے کا حکم دیا، (یہاں اظہار اعتماد کے لئے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنا رو در رو ہماری تربیت ٹھہری!)۷: اللہ نے ایک تا چار شادیوں کی اجازت دی کہ ایک پر تشفی نہ ہو تو دو، تین چار تک نکاح کرلو لیکن بے نکاحی کا استحصال نہیں کروگے، زوا قین اور زوا قات بننے نہیں دیا جائے گا۔ (یہاں نکاح کے دائرے میں ایک کو لٹکا کر باہر دس کے ساتھ اٹھکیلیاں روا ہیں، نکاح وہ بھی نکو بنا دینے کا سامان)،۸:طلاق اور خلع کی اجازت دے دی، دل نہ ملے تو سکومت دوسری کرو، ۹: نکاح کو آسان بنا دیا (ہم نے اسے بے انتہا مشکل بنایا ہے، ذات پات کی قید، مال و دولت، رنگ روپ کی قید، بے پناہ خرچ کا بکھیڑا، چھوٹے خاندان کی تلاش لہٰذا شادیاں عنقا، مسائل بے شمار، معاشرے میں اخلاق بے راہ روی کے سارے دروازے چوپٹ کھلے!) ہلکی پھلکی آسان فوری شادیاں (مثال حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ) ۱۰:تجرد کو ناپسند فرمایا، جلدی شادی کا حکم دیا، یہاں قانون ۱۸ سال سے پہلے حرام سے تو نہیں روکتا، حلال پر پہرے بٹھاتا ہے، مغرب کی تقلید میں جہاں ۱۲ سالہ بچی اور ۱۵ سالہ لڑکا بلا نکاح والدین تو بن سکتے ہیں شوہر اور بیوی نہیں۔

اسلام نے اتنے بے شمار پہرے بٹھائے ہیں عورت کی عزت وعصمت کے آبگینے کے تحفظ کی خاطر، تاہم اتنی بے شمار حد بندیوں کے باوجود جو ساری حدیں پھلانگ جائے، ساری دیواریں گرادے، ساری حیا، بیچ ڈالے تو اس کا خیر مقدم نہیں ہوگا، اسے ہیرو، ہیروئن کا درجہ نہیں دیا جائے گا، آج مغرب میں چپے چپے پر یہ کہانیاں بکھری پڑی ہیں، ان کے لئے یہ کوئی خبر ہی نہیں لیکن ہمارے ہاں سے جو اکا دکا کہانیاں انہیں مل جائیں، انہیں وہ فوراً میڈیا پر پھیلاتے ہیں، ویزے فراہم کرتے ہیں اور عشق و عاشقی کے ہیرو کا درجہ دے کر طوفان بدتمیزی کھڑا کرتے ہیں، تاکہ ہمارے معاشرے سے بھی حیا کا جنازہ اٹھا سکیں، اس کی خاطر بے شمار این جی اوز اور حقوق نسواں کی آڑ میں بڑے بڑے مشاہروں پر ایسی خبریں، ویڈیوز اکٹھی کرکے میڈیا پر اچھالنے پر مامور ہیں، ایسے جوڑوں کو ہاتھوں ہاتھ لے کر ان کی خانہ بربادی کے سارے اسباب فراہم کرتی ہیں، اسلامی احکام زندگی کی تمام تر پاکیزگی کے بخیئے ادھیڑ کر کوئی مذکورہ تمام حدیں توڑ ڈالے تو غیر شادی شدہ ہونے کی صورت میں ۱۰۰ کوڑے کھائیں گے اور شادی شدہ ہونے کے باوجود حلال اور جائز چھوڑ کر حرام راستے اختیار کریں گے تو عبرت کا نشانہ بنا دیئے جائیں گے، وہ بھی یوں کہ اس واقعہ کی چار راست باز عینی گواہ شہادت دے سکیں، یہ ایسے ہی ہے جیسے آپ گھر کو صاف ستھرا رکھنے کے لئے ہر ممکن صفائی رکھتے ہیں۔

چوہے، کاکروچ، کیڑے مکوڑوں کے لئے تمام راستے بند کردیتے ہیں، اس سب کے باوجود اگر کوئی چوہا آنکلے تو 'جی آیاں نوں' کہہ کر استقبال نہیں کرتے، ڈنڈا جھاڑو لے کر اس پر پل پڑتے ہیں، اسلامی معاشرے میں ہر ممکن صفائی کے بعد مجرم طاعون کا چوہا ہے، لہٰذا اس سے سخت ہاتھ سے نمٹا جاتا ہے، وہ قابل رحم نہیں ہے، معاشرہ اس کے ہاتھوں گندگی اٹھاتا ہے، خلق خدا جو اس کے جرائم سے ناپاکی کی تعفن سہتی ہے وہ قابل رحمت ہے، مغربی قانون اور نظام جرم وسزا میں مجرم باقاعدہ پالے سنبھالے جاتے ہیں، ان کے لاڈ اٹھا کر انہیں نفسیاتی ڈاکٹروں کے حوالے کیا جاتا ہے، سزاؤں سے بچایا جاتا ہے، نفس کی گندگی جوں کی توں قائم رہتی ہے، آپریشن سے بچتے بچتے مریض کا پورا وجود گناہ کے پھوڑوں سے بھر جاتا ہے، یہ مجرم سے ہمدردی نہیں معاشرے اور مجرم دونوں سے ناانصافی اور ظلم ہے، یوں بھی ان کے ہاں گناہ اور جرم کا تصور بے انتہا مختلف ہے، ہمارے ہاں کے سنگین جرائم اور کبیرہ گناہ ان کے ہاں عین زندگی کا چلن ہے:

اپنی امت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

توجہ فرمائیں

ختم نبوۃ

فتنہ قادیانیت اور دیگر باطل فتنوں سے باخبر رہنے کے لئے
ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کا مطالعہ کیجئے۔

اس کے خریدار بنیئے اور دیگر دوست واحباب کو بھی اس طرف توجہ دلائیں۔

ہفت روزہ ''ختم نبوت'' میں اشتہار دے کر جہاں آپ اپنی تجارت کو فروغ دیں گے، وہاں آپ اس کار خیر میں شریک ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیرینہ محبت وتعلق کی بنا پر قیامت کے دن باعث شفاعت کا ذریعہ بھی بنیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

چیونٹی بھگانے کا نسخہ

اگر گھروں میں یا کسی جگہ چیونٹیاں زیادہ ہوجائیں تو ایک بڑا آسان نسخہ لکھا جاتا ہے اس سے انشاء اللہ چیونٹیاں بھاگ جائیں گی۔ چیونٹیوں کی بل پر زیرہ پیس کر ڈال دیا جائے یا قطران یا زعتر (ایک قسم کا پودینہ ہے) یا زیتون کا تیل ڈال دیا جائے تو اللہ کے حکم سے بھاگ جائیں گی۔ (نزہۃ المجالس، ص:۱۳۹ حصہ دوم)

مرسلہ: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی وارث، کلام الٰہی اور سنت رسول کے تحت تربیت یافتہ قوم کا ڈارون اور فرائیڈ کے ہاتھوں پلی بڑھی قوم سے موازنہ بھی کیا ہوسکتا ہے؟

"چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک"

عورت کی عزت کی قیمت اتنی اونچی کس نظام زندگی نے لگائی ہے کہ اس پر صرف جھوٹے الزام کا بٹہ لگانے پر حد قذف جاری کردی گئی۔ مغربی عورت روندی ریگیدی جاتی ہے، کوئی پوچھتا نہیں، اس غریب کی تو نہ عزت، نہ عفت، نہ عصمت، نہ محبت، نہ تقدس و وقار، نہ حفاظت نہ لباس، بیچاری مظلوم مغربی عورت، کھوکھلے نعرے، سوکھی شوشا۔

مسلم عورت کی عزت کا مقام تو یہ ہے کہ سیدہ عائشہؓ کی پاک دامنی کی گواہی وحی خفی سے نہیں آئی، اللہ نے قرآن میں اس کی شہادت خود دی جو اللہ کی عورت کے لئے قدر و منزلت اور مقام کا تعین بھی ہے، رہتی دنیا تک منبر و محراب میں مرد، عورت کی پاکیزگی کے اعلان پر مبنی آیات پڑھتے رہیں گے، آکسفورڈ، کیمبرج حواس پہ طاری کئے بگٹٹ اپنی شناخت، مقام سے نابلد خواتین اس مقام کو کیا پہچانیں کیونکر پہچانیں؟

یہ سخت گیر قوانین دراصل حوصلہ شکنی کے لئے ہیں، اس طرف جانے کا بھی مت سوچنا، خطرہ ۴۴۰ وولٹ (ایمان کے لئے) خار دار تاریں تلک حدود اللہ، یہ اللہ کی باندھی حدیں ہیں، قریب بھی نہ جاؤ، باڑ مت پھلانگو، ورنہ صاف بتادیا کہ نتائج کیا ہوں گے؟

ان قوانین پر اکیسویں صدی کے بھبکے دینے والے بتائیں، کون سی صدی؟ کون سے حقوق انسانی، حقوق نسوانی؟ ڈاکٹر عافیہ صدیقی والے؟ یا لال مسجد، جامعہ حفصہ والے؟ وہ جو افغانستان، عراق اور فلسطین میں عورتوں بچوں تک کے شکار میں ادا کئے جارہے ہیں، گوانتاناموبے اور ابوغریب کی جیلوں میں جن کا مظاہرہ ہورہا ہے، برہنہ کرکے گلے میں کتے والا پٹہ ڈال کر پھرایا؟ گلے میں طوق، پاؤں میں بیڑیاں، ہاتھوں میں ہتھکڑیاں منہ میں لفافے اور کن ٹوپ چڑھائے، جسم پر تاریں باندھ کر بجلی کے جھٹکے، دشت لیلیٰ میں کنٹینروں میں بند کرکے ہزاروں کو اجتماعی قبروں میں اتار دینا؟ یہ ہیں انسانی حقوق؟ ڈیزی کٹر بموں، ہیل فائر میزائلوں، فاسفورس کی اندھا دھند بارش، بے گناہوں پر برسانے والے (بے حیائی کے مجرموں پر) کوڑوں پر ہمیں انسانی حقوق یاد دلا رہے ہیں؟ نکل آئیے میڈیا کی یلغار اور برین واشنگ کے ذریعے انڈیلے گئے احساس کمتری اور معذرت خواہانہ رویئے سے۔

ہر چینل پر بیٹھ کر اسلام کی صفائیاں، خنزیر شراب اور فحاشی سے لتھڑے کلچر کے علمبرداروں کے سامنے پیش کرنا ہماری ہتک ہے، تم نے ازلی ابدی سچائیوں سے دامن چھڑا کر شیطان اور نفس کی آلودگی پر مبنی طرز حیات اپنالیا، صفائی تمہیں پیش کرنی ہے، انسانیت کے سامنے شرم سے سر تمہارا جھکنا ہے، ہمارا نہیں۔ حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہما السلام بھی تعلیمات لے کر آئے تھے جن کی باقیات تم نے راہبائیں بنا کر چرچوں میں بٹھادیں۔ شراب، خنزیر، فحاشی ازل سے ممنوعات اور حرام ہیں۔ آج ہم تمام انبیاء کی لائی تعلیمات کے حقیقی وارث ہیں، پورے اعتماد، فخر اور ناز سے اسلام پر عمل کیجئے، اسے پیش کیجئے اور پھیلایئے، پاکیزہ دنیاوی زندگی کے تحفظ اور دائمی زندگی میں شریک زمرہ لاتحزنون ہونے کے لئے۔

اسلام سے نابلد ماڈرن جہلاء اسلامی قوانین کے حوالے سے معاشرے میں جو غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں وہ ذرا عنداللہ جوابدہی کی فکر فرمالیں، ان سزاؤں کے لئے اللہ نے دین اللہ (النور:۲) کی اصطلاح استعمال کی ہے یعنی اللہ کے نازل کردہ دین ہی کا ایک حصہ ہے، اس میں من مانی کی کوئی گنجائش نہیں، ان سزاؤں کو بدلنا یا ان پر زبان طعن دراز کرنا نفاق، کفر و فسق کے سوا کچھ نہیں، کیونکہ اس طرح یہ اللہ سے بڑھ کر علم، عقل اور دانائی کے دعویدار ہوتے ہیں، قانون الٰہی کا مقام کیا ہے، سورۂ مائدہ آیات: ۴۴ تا ۴۷ ملاحظہ فرمالیجئے اور اس ضمن میں تفسیر ابن کثیر اور ابن قیم کی تصریحات پڑھ لیں۔

کفر اعتقادی کی مختلف صورتیں مفتی محمد بن ابراہیم سابق مفتی اعظم سعودی عرب کے ہاں (از رسالہ تحکیم القوانین) پڑھ لیجئے، اس کے بعد اسلام سے کھیلنے کی یہ کیفیت جو مذاکروں ٹاک شوز میں بے دھڑک جاری و ساری ہے اس پر ذرا ٹھنڈے دل و دماغ سے غور و فکر فرمالیجئے، اللہ کے دین سے کھیلنا اس کے قوانین میں رد و بدل جہنم کی آگ سے کھیلنے کے مترادف ہے۔ اسلامی قوانین، اس کے نفاذ کی عملی صورتیں، علمائے حق کا میدان ہے۔ اس میں دین سے بے بہرہ بلکہ دین بیزار این جی اوز والے (یا والیاں) یا دین اللہ کو نعوذ باللہ درست کرنے والے جہلاء، کفر و فسق کے مرتکب ہورہے ہوتے ہیں، جانے بغیر الحذر، الحذر!

(بشکریہ روزنامہ نوائے وقت کراچی، ۱۷/اپریل ۲۰۰۹ء)

© WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

تیسری قسط

الحاد و زندقہ کا نیا انداز!

یعنی: روپ محمد نامی ویب سائٹ بنانے اور چلانے والے ڈاکٹر کیپٹن ضیاء اللہ خان کے الحادی عقائد و نظریات

مولانا سعید احمد جلال پوری

۱۲:… جب آپ جانتے ہیں کہ دین مکمل ہو چکا ہے اور اب کوئی نبی یا کسی قسم کی کوئی وحی نہیں آئے گی تو پھر اس ڈھونگ کا کیا معنی؟ کہ: ”اگر پھر بھی آجائے تو کیا کیا جائے“ کیا یہ اس بات کی عکاسی نہیں کرتا کہ آپ ختم نبوت اور انقطاع وحی کے قائل نہیں ہیں؟ اور جو شخص اجرائے نبوت اور اجرائے وحی کا قائل ہو، وہ قرآن و سنت اور اجماع امت کی رو سے مرتد، زندیق اور ملحد ہے۔

الغرض یہ ملعون اپنے مزموم عزائم و ارادوں اور عقائد و نظریات کو الحاد و زندقہ کے سوسو پردوں میں لپیٹ کر کیوں نہ پیش کرے، مسلمانوں کے تعاقب اور غیظ و غضب سے کسی صورت نہیں بچ سکے گا۔

یہ اپنی جگہ حقیقت ہے کہ ڈاکٹر ضیاء اللہ کے مطبوعہ چند جملوں کو پڑھنے کے بعد ایک معمولی عقل و فہم کا انسان بھی بآسانی اندازہ لگا سکتا ہے کہ اس شخص نے ایک پیدائشی معذور بچے کی بیماری کے دورہ کا سہارا لے کر اس مطبوعہ پرچہ میں ان تمام قادیانی عقائد و نظریات کو درج کر دیا ہے، جن کی مرزا غلام احمد قادیانی زندگی بھر تبلیغ کرتا رہا، اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قارئین کی اطلاع اور سیدھے سادے مسلمانوں کو اس دجل و فریب سے بچانے کے لئے اس پرچہ کو ذیل میں بعینہٖ نقل کر دیا جائے۔ لیجئے! ملاحظہ فرمایئے:

”اے محمد! کہہ دو کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، نہ وہ کسی کا باپ نہ وہ کسی کا بیٹا اس کا کوئی ہمسر نہیں، کہو کہ اللہ نے تمہیں عزت دی، کہو کہ اللہ نے تمہیں پسند کیا، کہو کہ میں نے تمہیں سب سے افضل کیا، کہو کہ اللہ نے تم سے وعدہ کیا، کہو کہ اللہ نے اسے پورا کیا، کہو کہ اللہ نے تمہیں رحمت بنا کر بھیجا، کہو کہ اللہ نے تمہیں وہ مقام دیا جو کسی کو نہ دیا، تمہیں سب سے افضل کیا جو کسی کو نہ کیا، کہو کہ اس نے تمہیں شہنشاہ بنایا جو کسی کو نہ بنایا، کہو کہ اللہ نے تمہاری مدد کی جو کسی کی نہ کی، کہو کہ میں تمہارا رب ہوں، کہو کہ میں اس کا بندہ ہوں، کہو کہ اس نے محمد کو دوبارہ بھیجا، کہو کہ اس نے مجھے وہ مقام دیا جو تمہیں نہیں دیا، کہو کہ اس نے تمہیں صرف اپنا محتاج بنایا، کہو میں تمہارے پاس وہی دین لایا لیکن صحیح لایا، کہو کہ اس نے تمہیں اپنا پسندیدہ بندہ بنایا، کہو وہ پیدا کرنے والا ہے وہ مارنے والا ہے، وہ صبر سے کام کرنے والا ہے، وہ صبر کرنے والوں میں سے ہے، وہ محمد کو دوبارہ بھیجنے والا ہے، وہ اپنے حبیب کو دوبارہ بھیجنے والا ہے، وہ دن وہ لانے والا ہے، وہ دن اب آنے والا ہے، وہی ہے جو تمہیں منوا سکتا ہے، کیونکہ وہ تمہارا رب ہے، اور بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے محمد! بتاؤ اور سکھاؤ، سکھاؤ کہ کیا صحیح ہے کیا غلط، سکھاؤ کہ اصل دین کیا ہے؟ اے محمد! بتاؤ کہ تمہارا رب تم سے کیا کہتا ہے؟ بتاؤ کہ تمہارا رب… کیا لکھتا ہے؟ بتاؤ کہ تمہارا رب کیسے ایک بے جان ہاتھ سے لکھتا ہے، بتاؤ کہ تمہارا رب کیسے ایک معذور کو معذوری سے ہٹا سکتا ہے، بتاؤ کہ تمہارا رب کیسے مردوں کو زندہ کرتا ہے، بتاؤ کہ تمہارا رب اپنے وعدے کیسے پورے کرتا ہے، بتاؤ کہ تمہارا رب کیسے ایک ناممکن چیز کو ممکن بنا سکتا ہے، بتاؤ کہ تمہارے رب کے پاس وہ طریقے ہیں جو تمہارے پاس نہیں۔

اے محمد! اور بیشک ہم نے تمہیں دوبارہ اس دنیا میں بھیجا، اس نام سے جس کے لئے تمہاری امت انتظار کر رہی ہے، اور بیشک ہم نے تم کو بھیجا عیسیٰ ابن مریم کو لانے، دجال کو قتل کرنے۔

اے محبوب! اور بیشک جو لوگ تمہیں جھٹلاتے ہیں ان کے لئے یہ رات نہیں، اور

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO ©

ان کے لئے نہیں جن کی زبان پر محمد کا نام نہ ہو، لیتے ہیں لوگ محمد کا نام لیکن سمجھتے نہیں، سمجھتے ہیں لوگ محمد کو لیکن پہچانتے نہیں، رات ان لوگوں کے لئے ہے، جو محمد کو مانتے ہیں، پہچانتے ہیں، سمجھتے ہیں، اس رات میں بہت برکت ہے، بیشک اللہ ہر چیز سننے والا ہے، اس رات قبول کرتا ہے تو اپنے محبوب کے کہنے کے بعد۔

قسم ہے اس کلام پاک کی اور اس رات کی اور اس رات کی جب یہ (کتاب) لکھی گئی اور جو کوئی یہ کہتا ہے کہ یہ کوئی نئی چیز پیدا ہوگئی تو کہہ دو۔ ان سے، کیا اس کلام نے جھٹلا دیا قرآن کو؟ کیا جھٹلا ڈالا اس کلام نے پیغمبروں کو؟ اور جو کہا کہ محمد وہی ہیں جن کے لئے امت انتظار کررہی ہے، اور کہا یہ تمہاری کتابوں سے پر تم نہیں جانتے۔

بیشک اگر پیغمبر ہو اور اسے دوبارہ بھیجا جائے تو بیشک اس پر وحی آسکتی ہے، اب کوئی ہدایت نہیں آئے گی، بیشک اب کوئی نئی ہدایت نہیں آئے گی، ہے وہی، پر لوگ اس پر غلط ہیں۔

تم وہی دین لائے جو کہ پہلے تھا، تم وہی دین لائے لیکن صحیح لائے، اور بیشک دین ویسا نہیں جیسا ہوگیا ہے اور بھیجا گیا تم کو اس واسطے کہ تم صحیح کردو دین، بیشک لوگ دین کے معاملے میں غلطی پر ہیں۔

تو کیا جھٹلا ڈالا اس کلام نے آخری نبی کو؟ کیا بڑھا ڈالے پیغمبر؟ بیشک نبی وہی پھر دوبارہ بھیجا جاتا ہے، اور ہے یہ تمہاری کتابوں میں تم نہیں جانتے تو پھر تم کن کو جھٹلاتے ہو؟ تو اب اگر تم ان کو بھی جھٹلا دو تو تم سے بڑھ کر ظالم کون؟

قسم ہے اس کلام پاک کی اور اس روشن کتاب کی اور اس رات (شب قدر) کی، پھر اس رات کی، اور ہے یہ کتاب عقل والوں کے لئے اور آسان کیا رب نے اس کتاب کو اور نہیں لکھا اس کو عربی زبان میں بلکہ لکھا تمہاری زبان میں تاکہ تم سمجھ سکو، اور پڑھو اس کتاب کو وضو سے جیسا کہ پڑھتے ہو قرآن، بیشک قرآن حق ہے، اور بیشک یہ کتاب بھی حق ہے اور آئی ہے یہ کتاب صحیح بات بتانے کے لئے، دین کو بچانے کے لئے، اصل دین بتانے کے لئے، باطل کو مٹانے کے لئے حق کو لانے کے لئے، کفر کو مٹانے کے لئے، اور ہے یہ رات بڑی برکت والی عقل والوں کے لئے، اور اللہ بڑی عزت والا، بڑی حکمت والا ہے، تو پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔

اور اللہ نے تم سے وعدہ کیا، پھر کیا خوب وہ وعدہ ہے، جو وعدہ ہے ساری کائنات کے مالک کا، جس کے حکم کے بغیر کچھ نہیں ہوتا اور اس کا حکم سب سے بہتر ہے، اور اللہ عنقریب تم کو ضرور صحت دے گا، بس تم صبر کرو اور یقین رکھو اس پر جو ہے مالک سارے جہان کا، اور جو جھٹلاتے ہیں اس کو، تو کہہ دو کہ اللہ چاہے تو سب کچھ کرسکتا ہے۔

یہ بات حق ہے کہ جو حق کو نہ مانے وہ عذاب کا حق دار ہے، اور اللہ نہیں مانگتا تم سے کچھ، کہ یہ امتحان ہے تمہارے لئے کہ اس محمد کے ساتھ کیا کرتے ہیں جس کے عاشق ہونے کا یہ کہتے تھے، یہ بات حق ہے کہ یہ معاملہ ہے محمد، عیسیٰ اور دجال کا اور اللہ منوائے گا تمہیں اور اللہ ہر بات کا جاننے والا ہے۔"

(www.rupemuhammad.blog.com
www.rupemuhammad.zoomshare.com)

جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ کیپٹن ڈاکٹر ضیاء اللہ خان نے اپنے بیٹے نبیل کی بیماری، معذوری اور ہذیان آمیز دوروں کو بنیاد بنا کر اس کے نام کی ایک ویب سائٹ بنائی اور اس کا نام رکھا: "روپ محمد" اس "روپ محمد" نامی ویب سائٹ میں جہاں اس نے اپنے بیٹے کے "غیر معمولی" اقوال، طلسماتی کرشمے درج کئے ہیں، وہاں اس نے اس کے کراماتی کلام کو نمایاں کرنے کے لئے: "کلام مک کمالک" کے عنوان سے مندرجہ بالا ایک صفحے کا پینڈبل بھی تقسیم کرنا شروع کررکھا ہے۔

اب آیئے اس کا جائزہ لیتے ہیں کہ اس پرچہ میں درج "ملفوظات" اور "کراماتی کلام" میں کس قدر قادیانی الحاد و زندقہ کی ترجمانی کی گئی ہے؟

ا:...... اس پرچہ کے پہلے پیراگراف میں چار جگہ اس کا اظہار و اعلان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے "محمد" کو دوبارہ بھیجا ہے، مثلاً:

الف:...... "کہو! کہ اس نے محمد کو دوبارہ بھیجا۔"

ب:...... "وہ محمد کو دوبارہ بھیجنے والا ہے۔"

ج:...... "تو اپنے حبیب کو دوبارہ بھیجنے والا ہے۔"

د:...... "اے محمد! اور بے شک ہم نے تمہیں دوبارہ اس دنیا میں بھیجا، اس نام سے جس کے لئے تمہاری امت انتظار کررہی ہے۔"

(جاری ہے)

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

حکومتی رٹ اور چناب نگر

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

پرویز مشرف کے منحوس دور اقتدار میں جامعہ حفصہ اور لال مسجد کا دل دوز سانحہ صرف اس لئے برپا کیا گیا کہ چھوٹی سی چار دیواری میں حکومتی رٹ کی عملداری نہیں ہو رہی تھی، ہمارے قارئین ایک عرصہ سے کہتے چلے آرہے ہیں کہ چناب نگر (ربوہ) میں قادیانیوں کی نظارت کے نام سے اپنی وزارتیں ہیں، اپنا نظام عدل ہے، دکانداروں کے لئے "صدر انجمن احمدیہ ربوہ" کی طرف سے چھپا ہوا، فارم پر کرنا پڑتا ہے، جو درج ذیل ہے:

اجازت نامہ کاروبار

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

مسمی ...... ولد ......

سکنہ ...... کو ربوہ میں ...... کی

اجازت ہے، ان کے لئے رائج الوقت

قانون کی پابندی اور نظام سلسلہ کا احترام

لازمی ہوگا۔ صدر عمومی

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

تاریخ ...... فارم نمبر 00847

نظام عدل وانصاف:

اسی طرح قادیانیوں نے اپنا نظام عدل قائم کیا ہوا ہے، جب بھی کوئی واقعہ رونما ہوتا ہے تو قادیانی تھانہ کچہری کے بجائے اپنے قائم کردہ نظام قضا کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں، چنانچہ میرے سامنے اس وقت ایک قادیانی کی درخواست ہے جو اس نے "صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ" کے نام لکھی ہے۔ درخواست گزار ڈاکٹر داؤد احمد ولد محمد اصغر دکان نمبر ۳ دار العلوم شرقی بادی ربوہ نے صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے نام لکھی، جس میں مبلغ دولاکھ پینسٹھ ہزار روپے اور دو عدد موبائل چوری کی درخواست دی ہے، اس درخواست پر صدر عمومی کے دفتر میں ایف آئی آر کا اندراج ہوا، جو سراسر متوازی نظام حکومت ہے۔ ایک محدود سی چار دیواری میں نام نہاد رٹ کو برقرار رکھنے کے لئے تو فاسفورس بم استعمال کرکے معصوم طالبات جو ہزاروں کی تعداد میں تھیں جلا کر راکھ کر دیا گیا، لیکن ساٹھ اسٹھ سال سے حکومتی عملداری کو پامال کرنے والے قادیانیوں کو پوچھنے والا کوئی نہیں؟ جو مسلسل حکومتی رٹ کو پاؤں تلے روند رہے ہیں۔ کاش کہ حکمران یہاں کی اپنی رٹ برقرار رکھنے کی طرف توجہ فرمائیں۔

جنت برائے فروخت:

چناب نگر میں دو قسم کے قبرستان ہیں، جو دونوں قادیانیوں کے ہیں، ایک قبرستان وہ ہے جس میں عام قسم کے قادیانی مدفون ہیں، جو عام قبرستانوں کی طرح کتبہ و نام ونشان کے ہیں، دوسرا قبرستان جس میں خاص قسم کے قادیانی مدفون ہیں، اس قبرستان کا نام "بہشتی مقبرہ" ہے جو قادیانیوں کے نزدیک جنت کی حیثیت رکھتا ہے، اس میں وہ قادیانی دفن ہوتے ہیں، جنہوں نے اپنی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کا ایک تہائی حصہ "صدر انجمن احمدیہ ربوہ" کے نام رجسٹری کرادی ہو، اس کے لئے باقاعدہ ایک نظام قائم ہے، جس میں وصیت نمبر درج ہوتا ہے، صرف یہی نہیں کہ اس نے اپنی جائیداد کا ایک تہائی جماعت قادیانیہ کے نام کیا ہوتا ہے بلکہ ہر ماہ اپنی ماہانہ آمدنی کا دس فیصد قادیانی جماعت کو باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں، اگر کچھ ماہانہ چندے شارٹ ہوں تو تدفین روک لی جاتی ہے، تو ثابت ہوا کہ قادیانیوں کے نزدیک باقاعدہ جنت فروخت کی جاتی ہے، جس کے لئے جنت برائے فروخت کا عنوان صحیح ہے۔

۲۰۰۸ء قادیانیت کیلئے پریشان کن:

امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری کا ارشاد گرامی ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ روئے زمین پر ایک بھی قادیانی نہیں ملے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

وہ وقت روز بروز قریب آرہا ہے، قادیانیوں کے بڑے بڑے پوپ، پادری، مربی قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرتے چلے آرہے ہیں۔ بندہ چناب نگر کے ایک روزہ دورہ پر گیا تو اندرون خانہ قادیانیت کے ایک واقف راز نے بتلایا کہ نماز عید الاضحیٰ اس سال پہلی مرتبہ اقصیٰ مرزا زدہ میں اجتماعی طور پر ادا نہیں کی گئی بلکہ مختلف عبادت گاہوں میں علیحدہ علیحدہ نمازیں ادا کی گئیں جو اندرون خانہ شکست و ریخت کا شکار ہیں قادیانیت اپنے منطقی انجام کے قریب سے قریب تر پہنچ رہی ہے۔ ☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 2545573

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

خبروں پر ایک نظر

مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی گوجرانوالہ آمد

گوجرانوالہ (رپورٹ: خرم شہزاد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما، حضرت سیّد نفیس الحسینی رحمہ اللہ کے خلیفہ مجاز، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ پچھلے دنوں گوجرانوالہ تشریف لائے جہاں انہوں نے تحصیل نوشہرہ ورکاں میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ روز اول سے آج تک قادیانیت کے تعاقب کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنا بھرپور کردار ادا کررہی ہے اور آخر دم تک اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے اپنا کردار ادا کرتی رہے گی۔ کانفرنس سے خطیب اہلسنت مولانا عبدالحمید وٹو، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا محمد عارف شامی، مولانا یونس ربانی اور مقامی علماء نے بھی خطاب کیا۔ دوسرے روز مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے دارالعلوم مجلس تحفظ ختم نبوت کنگنی والا ہاشمی کالونی میں جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرمایا اور عقیدہ ختم نبوت کے متعلق تفصیلی خطاب کیا، اس موقع پر جماعت کے مقامی رہنما، حافظ محمد یوسف عثمانی، الحاج عثمان عمر ہاشمی، حافظ محمد ثاقب، سیّد احمد حسین زید اور بھائی عبدالرحمن بھی موجود تھے۔

نماز جمعہ کے فوراً بعد دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹی گیٹ تھانے والا بازار میں مولانا سیف الرحمن قاسم مدظلہ کی نئی کتاب ”حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور خدمات ختم نبوت“ کی تقریب رونمائی منعقد ہوئی، حضرت مولانا اللہ وسایا نے اس تقریب میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی اور مفصل خطاب میں فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، امام المحدثین علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ اور امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ساری زندگی جدوجہد کی ہے۔ آج عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما اکابر کے اسی مشن پر کاربند ہیں اور پوری دنیا میں ختم نبوت کا تحفظ اور قادیانیت کا تعاقب کررہے ہیں، مولانا سیف الرحمن قاسم مبارکباد کے مستحق ہیں کہ جنہوں نے اپنے اکابر کی خدمات پر خوبصورت کتاب مرتب کی، اللہ ان کو جزائے خیر دے۔ واضح رہے کہ استاذ العلماء حضرت مولانا سیف الرحمن قاسم مدظلہ مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ اور جامعہ ام القریٰ مکۃ المکرمہ کے فاضل اور پیر طریقت مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ کے خلیفہ اجل اور جامعہ الطیبات للبنات الصالحات کے مہتمم ہیں، اللہ تعالیٰ نے حضرت کو شروع دن سے ہی درس وتدریس کے ساتھ ساتھ ذوق تصنیف وتالیف بھی عطا کیا ہے اور آپ کے قلم سے درس نظامی کی بعض کتب کی مفصل شروحات بھی جاری ہوئی ہیں۔ حال ہی میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں آپ کی دو کتب شائع ہوئی ہیں۔ آیات ختم نبوت، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور خدمات ختم نبوت، مذکورہ دوسری کتاب کی تقریب رونمائی میں بزرگ عالم دین حافظ محمد ثاقب صاحب، مدرسہ نصرۃ العلوم کے ناظم اعلیٰ صوفی ریاض خان سواتی صاحب، مدرسہ کے اساتذہ مولانا نعمت اللہ، مولانا محمد زید، حافظ محمد ارشد کے علاوہ شہر کے اکابر علماء نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔

تقریب رونمائی اللہ والوں کا اجتماع اور بابرکت محفل کی صورت اختیار کرگئی، نماز عصر کے بعد مولانا اللہ وسایا مدظلہ، شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی کے ادارہ الشریعہ اکیڈمی تشریف لے گئے اور نماز عصر کے بعد مفصل خطاب کیا، اس موقع پر مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے احتساب قادیانیت کا مکمل سیٹ الشریعہ اکیڈمی کی لائبریری کے لئے دیا، اس موقع پر مولانا حافظ محمد عمار خان ناصر، مولانا محمد یوسف، حافظ محمد سلیمان، پروفیسر محمد اکرم ورک بھی موجود تھے۔

کاموکی ضلع گوجرانوالہ میں

فکرِ ختم نبوت کنونشن

کاموکی .... (خرم شہزاد) گزشتہ دنوں مرکزی جامع مسجد فاروق اعظم حنفی دیوبندی کاموکی ضلع گوجرانوالہ میں ملک میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی روک تھام کے سلسلہ میں عظیم الشان فکر ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمن ثانی، حافظ محمد ثاقب، مولانا ضیاء الدین آزاد، جمعیت علماء اسلام (ف) کے رہنما مولانا سیّد عبدالمالک شاہ، مفتی جمیل احمد گجر، چوہدری بابر رضوان باجوہ، قاری نذیر احمد، حافظ محمد نعیم قادری، جمعیت علماء اسلام (س) کے رہنما مولانا عبدالرؤف فاروقی کے علاوہ حضرت اقدس السیّد نفیس الحسینی شاہ نور اللہ مرقدہ کے خادم خاص بھائی رضوان نفیس، مولانا حافظ عبدالرحمن اناركلی لاہور، مولانا جمیل الرحمن اختر کے علاوہ علاقہ کے علماء، مدارس کے مہتممین اور ائمہ کرام نے بھرپور شرکت کی۔ کنونشن میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالے سے تفصیلی گفتگو کی۔ مولانا عبدالرؤف فاروقی نے کہا کہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہمیں بلاتفریق کام کرنا ہوگی، جمعیت علماء اسلام (ف) کے مرکزی رہنما مولانا سیّد عبدالمالک شاہ نے کہا کہ اگر کسی بھی سیاسی پارٹی نے ختم نبوت ایکٹ ختم کرنے یا غیر موثر کرنے کی سازش کی تو جمعیت علماء اسلام فوراً اس کا تعاقب کرے گی اور ایسی سازش کبھی بھی کامیاب نہیں ہونے دے گی۔ کنونشن میں مولانا ضیاء الدین آزاد نے مرزا جانباز مرحوم کے اشعار پڑھ کر مجمع کو گرما دیا۔

قادیانی ملزمان کی طرف سے دائر کردہ بریت کی درخواست کے خلاف

ایڈیشنل سیشن جج ساؤتھ نے گواہ طلب کر لئے

کراچی (عدالتی رپورٹ) ایڈیشنل سیشن جج ساؤتھ کراچی کی عدالت میں قادیانی ملزمان حاضر کئے گئے، قادیانی ملزمان کی طرف سے ان کے وکیل نے بریت کی درخواست دائر کی اور استدعا کی کہ ملزمان بے قصور ہیں، انہوں نے جو رسالہ ماہنامہ ''انصار اللہ'' نکالا ہے وہ صرف قادیانیوں کے لئے نکالا جاتا ہے، ملزمان کا تعلق پنجاب سے ہے اور اس رسالہ کی گورنمنٹ سے اجازت لی ہوئی ہے، لہٰذا ملزمان کو بری کیا جائے۔ مدعی علامہ احمد میاں حمادی کی طرف سے وکیل ختم نبوت منظور احمد میو راجپوت نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ مدعی نے ۲۰۰۱ء میں ملزمان کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی کہ میں اور بہت سارے مسلمان مسجد میں مغرب کے وقت موجود تھے کہ رسالہ ''انصار اللہ'' مسجد کی الماری میں رکھا ہوا تھا، جب اس کو پڑھا تو اسی رسالے میں درود شریف، بہت ساری قرآنی آیات اور غلام احمد قادیانی پر درود و سلام، اس کو حضرت، مولانا، مولوی وغیرہ الفاظ لکھے ہوئے تھے ان کے خلاف کاغذاتی پروف موجود ہے اور بہت سارے گواہ بھی موجود ہیں، ملزمان نے جان بوجھ کر قرآنی آیات کا استعمال کیا ہے، قانوناً قادیانی کوئی بھی ایسا کام نہیں کر سکتے، جس سے وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر سکیں، اس میں قادیانی منصور احمد عمر نامی کافر کو ''قاعدہ تعلیم القرآن'' یعنی قرآن مجید کی تعلیم کا قاعدہ لکھ کر قرآن کی بے حرمتی کی گئی اور قادیانیوں کو مسلمان ظاہر کرنے کا جرم کیا گیا ہے۔ قادیانیوں کے لئے قرآن پاک کی آیات کو استعمال کرنا، لکھنا، پڑھنا، کلمے کے بیج لگانا، اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کی طرز پر بنانا، یہ سب تعزیرات پاکستان کی رو سے جرم ہے۔ ان کی اس حرکت سے مدعی اور تمام امت مسلمہ کی دل آزاری ہوئی ہے۔ مدعی نے اپنے وکیل جناب منظور احمد میو راجپوت کی توسط سے حکومت پنجاب کو ایک نوٹس بھیجا ہے کہ ماہنامہ ''انصار اللہ'' کا ڈیکلریشن منسوخ کیا جائے کیونکہ یہ قادیانیوں کا رسالہ ہے اور اس رسالے میں قانونی طور پر جرم ہوا ہے اور اس کے خلاف تھانے میں ایف آئی آر درج ہے، اس کی پرنٹنگ اور پبلشنگ پر پابندی عائد کی جائے۔ ملزمان حقیقی مجرم ہیں اور ملزمان کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۵-بی، سی اور ۲۸۹-سی تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمہ درج ہوا ہے، پولیس نے تفتیش کے بعد عدالت میں چارج شیٹ جمع کرائی ہے اور ملزمان کے خلاف کاغذی گواہی موجود ہے اور گواہان بھی موجود ہیں، ملزمان نے جان بوجھ کر اپنے رسالے میں قرآنی آیات، درود و سلام اور حضرت کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ وکیل ختم نبوت نے پاکستان سپریم کورٹ کے مشہور مقدمہ ۱۹۹۳ء کا حوالہ دیا، جس میں سپریم کورٹ پاکستان کے پانچ ججوں نے ''ظہیر الدین مقدمہ'' میں فیصلہ دیا کہ زیر دفعہ ۲۹۸-سی تعزیرات پاکستان کے تحت اگر کوئی احمدی/قادیانی اپنے آپ کو عوام میں مسلمان ظاہر کرے تو آئین پاکستان آرٹیکل (۳) ۲۶۰ کی خلاف ورزی ہے اور وہ تعزیرات پاکستان ۲۸۹-سی کا مجرم ہے۔ لہٰذا قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتے، قادیانیوں کا الگ مذہب ہے یہ مسلمانوں کے مذہب کو استعمال نہیں کر سکتے قرآن کی آیت کا استعمال نہیں کر سکتے، انہوں نے امت مسلمہ کے ساتھ ایک گھناؤنا جرم کیا ہے اور قادیانی ملزم (حقیقی) مجرم ہیں، ان کو کسی بھی قسم کی رعایت نہ دی جائے اور ان کو سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ یہ آئندہ اس قسم کا گھناؤنا جرم نہ کر سکیں، ملزمان کی بریت کی درخواست منسوخ کی جائے اور گواہان کے بیانات ریکارڈ کئے جائیں۔ جناب منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ کے دلائل جاری تھے کہ عدالت کی طرف سے سماعت ملتوی کر دی گئی اور گواہان کو پیش کرنے کا حکم دے دیا گیا۔ اس وقت عدالت میں ختم نبوت لائر فورم کے وکلاء، جناب محمد یوسف، جناب خالد مروت، جناب افتخار علی خان، جناب محمد ادریس اور جناب محمد اسحٰق بھی موجود تھے۔ ☆☆☆

مرزا غلام احمد قادیانی

آ تجھ کو بتاؤں کہ بہت خوار ہے مرزا
ابلیس کے پھندے میں گرفتار ہے مرزا

فرعون کو جس نفس نے دریا میں ڈبویا
اس نفس خبیثہ کا پرستار ہے مرزا

شیطان کی غلامی میں ملی جس کو نبوت
رسوائے زمانہ، وہ سیاہ کار ہے مرزا

گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا پڑا جس کو
پھر بھی رہا ناکام، وہ مکار ہے مرزا

اپنوں کو اور بیگانوں کو دھوکا دیا جس نے
خود بھی رہا دھوکے میں وہ عیار ہے مرزا

بقیہ: اداریہ

الف:......اس بات کا شدید اندیشہ ہے کہ سرحد حکومت، وہاں کی مسلم عوام اور طالبان کو ایک دوسرے سے بدظن کرنے کے لئے خود ساختہ خودکش حملے کروا کر حکومت کو باور کرایا جائے، کہ چونکہ اس معاہدہ پر دستخط اور نفاذ واجرأ کے باوجود، طالبان نے اس معاہدہ کی پاسداری نہیں کی، لہٰذا یہ معاہدہ منسوخ کیا جائے۔

ب:......عین ممکن ہے کہ بیوروکریسی کو باور کرایا جائے کہ چونکہ اس نظام عدل کے ذریعہ عدلیہ اور انتظامیہ کی توہین کی گئی ہے اور ملاؤں کو اعلیٰ عدلیہ کے ججوں پر فوقیت اور برتری سے ہمکنار کیا گیا ہے، لہٰذا اس معاہدہ کا بقا اور نفاذ ملکی قوانین اور اعلیٰ عدالتوں کے خلاف کھلا چیلنج ہے، یوں وکلاء اور ججوں کو اس کے خلاف صف آراء کر دیا جائے۔

ج:......ایسے تمام فیصلوں کو جو نظام عدل کے ذریعے کئے جائیں، ان کی عملی تنفیذ کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کر کے اس کو غیر موثر کرنے کی سازش کی جائے۔

د:......سیدھے سادے عوام کو گمراہ کرتے ہوئے یہ باور کرایا جائے کہ چونکہ یہ ڈنڈا بردار شریعت ہے اور اس کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے، لہٰذا عوام اس خود ساختہ شریعت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں، اس لئے اس کا امکان ہے کہ رائے عامہ کو اس کے خلاف تیار کر کے اس کی منسوخی کا مطالبہ کیا جائے۔

ہ:......ایسے لوگ جو دین وشریعت سے خائف ہیں ان کو استعمال کر کے ان سے مضامین ومقالات لکھوائے جائیں، ٹی وی اور میڈیا پر اس کے خلاف بھرپور اور منظم مہم چلا کر اس کو بدنام کیا جائے۔

ز:......اس معاہدہ کو طالبان اور القاعدہ کی کامیابی کا نام دے کر ان طاقتوں کی معاونت اور ہمدردیاں حاصل کی جائیں، جو طالبان اور القاعدہ سے خائف ہیں۔

الغرض حکومت پاکستان، جناب زرداری، وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی، ارکان اسمبلی، سرحد حکومت اور سرحد کے اسلام دوست مسلمانوں اور طالبان کو ان تمام خطرات اور اندیشوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے پھونک پھونک کر قدم اٹھانا چاہئے اور ایسا کوئی اقدام نہیں کرنا چاہئے، جس سے اس معاہدے کی منسوخی یا تعطل کے امکانات وآثار پیدا ہوں۔

ایک طرف اگر اس معاہدہ کے خلاف اسلام دشمن اور ان کے آلہ کار ماتم کناں ہیں تو دوسری طرف دین دار مسلمان، ملک وقوم کے خیر خواہ، امن پسند افراد اور علماء اس اقدام کو ملک وملت کے لئے نیک فال اور خوش آئند قرار دیتے ہوئے اس کی تحسین وتوصیف فرما رہے ہیں، چنانچہ روزنامہ اسلام کراچی میں ہے:

''کراچی (پ ر) مختلف مکاتب فکر کے نمائندہ علماء کرام: مولانا سلیم اللہ خان، مفتی محمد رفیع عثمانی، ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، قاری محمد حنیف جالندھری، مفتی محمد تقی عثمانی، مفتی محمود اشرف، مفتی عزیز الرحمن، مفتی عبدالرؤف، مولانا عبدالملک، ڈاکٹر عطاء الرحمن، میاں نعیم الرحمن، مولانا محمد یلیین، مفتی محمد طیب، مفتی محمد زاہد، مولانا محمد یونس بٹ، مولانا محمد یوسف انور، مولانا قاری روح اللہ مدنی، سید ریاض حسین نجفی اور قاضی نیاز حسین نقوی نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ سوات میں امن معاہدے اور نظام عدل ریگولیشن کو پارلیمنٹ نے اتفاق رائے سے منظور کر کے اور صدر مملکت نے اس پر دستخط کر کے ایک ایسا خوش آئند اقدام کیا ہے، جس کا ملک کے بیشتر حصوں میں گرم جوشی سے خیر مقدم کیا گیا ہے۔ اگرچہ معاہدے اور ریگولیشن کی عملی تفصیلات سامنے آنے تک اس کے بارے میں کوئی ذمہ دارانہ تبصرہ قبل از وقت ہوگا، لیکن یہ بات بالکل واضح ہے کہ یہ درست سمت میں قابل تعریف قدم ہے، جس کا ہم خیر مقدم کرتے ہیں اور اس بات پر افسوس کا اظہار بھی کہ یہ قدم اس وقت اٹھایا گیا، جب یہ خطہ عرصہ دراز تک بدامنی اور خونریزی کی آماجگاہ بنا رہا، جس میں برادران ملت کی سینکڑوں جانیں ضائع ہوگئیں اور علاقے کے لوگ بدامنی کا شکار رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا تھا اور اس کے دستور میں بھی قانونی عدالتی نظام کو اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کی ذمہ داری حکومت پر عائد کی گئی ہے، لہٰذا کسی ایک خطے میں نہیں بلکہ پورے ملک میں نفاذ شریعت کا مطالبہ بالکل فطری اور منصفانہ مطالبہ ہے۔ حکومت پاکستان کا یہ فرض تھا کہ وہ پرامن اور سنجیدہ ماحول میں نفاذ شریعت کا سچے دل

سے اس طرح اہتمام کرتی کہ اس سے ہر ملکی باشندے کو اسلام کا عطا کیا ہوا نظام عدل بغیر کسی دشواری کے حاصل ہوتا لیکن چونکہ حکومتوں نے ہمیشہ اس بارے میں مجرمانہ غفلت سے کام لیا اور اس کے بارے میں جو پر امن سنجیدہ اور افہام و تفہیم پر مبنی مطالبات کئے گئے انہیں وہ کبھی خاطر میں نہیں لائے، اس لئے لوگ اس بات سے مایوس ہونے لگے ہیں کہ اس ملک میں پر امن ذرائع سے نفاذ شریعت کا مقصد حاصل کیا جاسکتا ہے، اس مایوسی نے عوام میں جھنجلاہٹ پیدا کی اور حکومت نے اپنے عمل سے یہ باور کرایا کہ کوئی مطالبہ اس وقت تک قابل سماعت نہیں جب تک وہ اپنے ساتھ تشدد کی لہر لے کر نہ آئے، اس صورت حال سے بہت سے ملک دشمنوں نے بھی فائدہ اٹھایا اور جگہ جگہ بدامنی کا ماحول پیدا کر کے ملک کی بقا کو خطرے میں ڈال دیا۔ یہ مقام شکر ہے کہ سوات کی بدامنی ختم ہوئی اور وہاں عوامی مطالبہ پورا کر دیا گیا، لیکن اگر تشدد کی اس لہر کا سنجیدگی سے ہمیشہ کے لئے خاتمہ کرنا ہے تو حکومت کو چاہئے کہ ان واقعات سے سبق لے کر ملک بھر میں پر امن اور سنجیدہ ذرائع سے از خود نفاذ شریعت کا باوقار اہتمام کرے اور اس عوامی تاثر کی اپنے عمل سے تردید کرے کہ نفاذ شریعت کا مطالبہ اسلحہ اٹھائے بغیر پورا نہیں ہوسکتا، اگر حکومت نے ملک کے اصل مقصد، اپنے دینی اور ملی فریضے اور خود دستور پاکستان کے مطابق ملک میں نفاذ شریعت کی طرف از خود پیش قدمی کی اور سچے دل سے یہاں نفاذ اسلام کا عمل تیز کر دیا تو تشدد کے یہ اقدام انشاء اللہ خود بخود ختم ہو جائیں گے۔"

(روزنامہ اسلام، ۱۷/اپریل ۲۰۰۹ء)

الحاصل ہم صدر پاکستان، ارباب حکومت، سرحد حکومت اور ارکان اسمبلی کے اس لائق صد آفرین اقدام کی نہ صرف حمایت کرتے ہیں بلکہ پوری پاکستانی برادری کی جانب سے انہیں مبارک باد پیش کرتے ہیں، خدا کرے کہ یہ نظام اور معاہدہ پھلے اور پھولے اور ملکی امن وامان کا ذریعہ ثابت ہو، اسی طرح وہ لوگ جو اغیار کے اشارہ و چشم پر اسلام اور اسلامی نظام کی مخالفت پر کمربستہ ہیں، ہم ان سے بھی عرض کرنا چاہیں گے کہ چند روزہ زندگی اور اس کے حقیر و ذلیل مفادات کی خاطر اپنی آخرت برباد نہ کریں، اس لئے کہ اسلام اور اسلامی احکام و قوانین کی مخالفت خواہ سہواً ہو یا عمداً ہر حال میں خطرناک ہے، اسی طرح از خود مخالفت کی جائے یا کسی کے کہنے سننے پر، ہر صورت میں موجب کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین، مذہب، اسلام اور اسلامی قوانین سے گہری وابستگی نصیب فرمائے اور اغیار کے پروپیگنڈا سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

امت کو زید حامد جیسے فتنوں سے آگاہ کیا جائے: مولانا سعید احمد جلال پوری

کراچی (پ ر) امت مسلمہ کے سیدھے سادے نوجوانوں کو اسلام کا نام استعمال کر کے اسلام سے دور کرنے کی سازشوں اور زید زمان المعروف زید حامد جیسے فتنہ پروروں سے بچایا جائے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوری نے دفتر ختم نبوت میں منعقدہ ایک اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس جیسے فتنہ گر شروع میں سادہ لوح مسلمانوں کو اسلام کے نام پر اپنے جال میں پھانستے ہیں، جب وہ مکمل ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں تو وہ اپنی حقیقت بعد میں آشکارا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ زید زمان المعروف زید حامد کے پیشوا یوسف علی کذاب اور مرزا غلام احمد قادیانی کا بھی یہی وطیرہ رہا ہے۔ زید حامد کے سابقہ ساتھیوں اور جھوٹے مدعی نبوت یوسف علی کذاب کے سابقہ مریدوں اور تائبین: رانا اکرم، سعد مومن، محمد منصور طیب اور دیگر متاثرین نے ان سے ملاقات کی اور بتایا کہ زید زمان المعروف زید حامد جو کہ آج کل ایک معاصر ٹی وی چینل کے ایک پروگرام میں آتا ہے، وہ یوسف علی کذاب کا خلیفہ رہ چکا ہے اور اس کے مقدمہ کی پیروی بھی کر چکا ہے اور اب نئے انداز میں مسلمان نوجوانوں کو اپنی طرف راغب کر رہا ہے اور میڈیا کے ذریعے اپنے خیالات کا پرچار کر رہا ہے۔ انہوں نے اس کے ناقابل تردید ثبوت بھی پیش کئے، ان حضرات نے یہ خیال ظاہر کیا کہ اس کا فتنہ یوسف کذاب کے فتنہ سے زیادہ سنگین ہوسکتا ہے اور انہوں نے زید حامد کے متاثرین سے اپیل کی ہے کہ وہ ان جیسے فتنہ گروں کا ساتھ دے کر خدا کے غضب کا شکار ہونے کے بجائے نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا ثبوت دیں اور زید حامد جیسے فتنوں کا سد باب کریں۔ اجلاس میں ڈاکٹر محمد اسلم، نوفل شاہ رخ، رانا محمد انور، سید انوار الحسن، مولانا محمد صہیب، مولانا محمد سہیل ممتاز، مولانا فخر الزمان و دیگر نے بھی شرکت کی۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

ممبر شپ فارم
برائے پروجیکٹ رائل وسٹا 120 گز رہائشی

نام: ____________________

والد/ شوہر کا نام: ____________ شناختی کارڈ نمبر: ____________

پتہ: ____________________

فون نمبر گھر: ____________ دفتر/ دکان: ____________

موبائل: ____________ ای میل: ____________

بینک ڈرافٹ/ پے آرڈر نمبر/ کیش: ____________ مالیت: ____________

بینک کا نام اور شاخ: ____________ اجراء کی تاریخ: ____________

دستخط: ____________ درخواست کی تاریخ: ____________

درخواست فارم جمع کرانے کا طریقہ کار

ممبر شپ فارم فوٹو کاپی کروائیں اپنا نام، پتہ اور دیگر تفصیلات پُر کریں۔ -/5000 روپے کا ڈیمانڈ ڈرافٹ یا پے آرڈر پروجیکٹ Royal Vista کے نام بنوا کر فارم کے ساتھ منسلک کریں یا اتنی رقم نیچے درج میزان بینک کی کسی بھی برانچ میں اکاؤنٹ نمبر **0119-020-1163** میں جمع کروا کے اس رسید کی فوٹو کاپی فارم کے ساتھ منسلک کر دیں اور اسے رائل وسٹا کے ہیڈ آفس واقع کراچی کے پتے پر بذریعہ کوریئر بھجوا دیں۔

قرعہ اندازی میں ناکامی کی صورت میں آپ کی جمع شدہ رقم کا کراس چیک آپ کے پتے پر ارسال کر دیا جائے گا۔

میزان بینک کی برانچز

کراچی:
الاعظم پلازہ برانچ
عالمگیر روڈ برانچ
علامہ اقبال روڈ برانچ
بہادر آباد برانچ
بیت المکرم برانچ
برکت حیدری برانچ
بلاول چورنگی برانچ
بن قاسم [illegible] برانچ
بلاک ایل نارتھ ناظم آباد برانچ
بوٹ بیسن برانچ
کلفٹن برانچ
کلفٹن فورم برانچ
کلاتھ مارکیٹ برانچ
دارالعلوم کراچی کورنگی برانچ
ڈی ایچ اے فیز فور برانچ
ڈی ایچ اے فیز ٹو برانچ
دھوراجی برانچ
[illegible] برانچ
ایف بی ایریا برانچ
کاروان [illegible] برانچ
گلبرگ برانچ
گلستان جوہر برانچ
گلشن چورنگی برانچ
گلشن اقبال برانچ
گلشن معمار برانچ
حسین آباد برانچ
آئی آئی چندریگر روڈ برانچ
جوڑیا بازار برانچ
کے سی ایچ ایس برانچ
خیابان بخاری برانچ
خیابان تنظیم برانچ
خیابان شمشیر برانچ
کورنگی برانچ
کورنگی ٹاؤن برانچ
میریٹ ہوٹل برانچ
ملینیم مال برانچ
ماڈل کالونی برانچ
محمد علی سوسائٹی برانچ
نیو چالی برانچ
نارتھ کراچی برانچ
نارتھ کراچی انڈسٹریل ایریا برانچ
نارتھ نیپئر روڈ برانچ
نارتھ ناظم آباد برانچ
پلازہ کوارٹرز برانچ
پی ای سی ایچ ایس برانچ
[illegible] کارساز برانچ
سائٹ برانچ
صدر برانچ
شاہراہ فیصل برانچ
[illegible] سوسائٹی برانچ
شیریں جناح کالونی برانچ
سائٹ ٹو برانچ
واٹر پمپ برانچ

حیدرآباد:
صدر بازار برانچ
لطیف آباد برانچ
مارکیٹ روڈ برانچ
قاسم آباد برانچ

نواب شاہ:
کچہری روڈ برانچ

ٹنڈو آدم:
محمد چوک برانچ

ٹنڈو الہ یار:
جنرل بس اسٹینڈ برانچ

لاہور:
اکبر چوک برانچ
علامہ اقبال ٹاؤن برانچ
اعظم کلاتھ مارکیٹ برانچ
بیدیاں روڈ برانچ
برانڈرتھ روڈ برانچ
ڈی بلاک ماڈل ٹاؤن برانچ
کیولری گراؤنڈ برانچ
سرکلر روڈ برانچ
کالج روڈ برانچ
ڈی ایچ اے فیز ون برانچ
ڈی ایچ اے فیز تھری برانچ
ڈی ایچ اے فیز فور برانچ
گلبرگ برانچ
گلشن راوی برانچ
اچھرہ برانچ
جوہر ٹاؤن برانچ
کریم بلاک برانچ
مین بولیوارڈ ڈی ایچ اے برانچ
ماڈل ٹاؤن لنک روڈ برانچ
نیو ائیرپورٹ روڈ برانچ
نیو گارڈن ٹاؤن برانچ
[illegible] برانچ
پنجاب سی ایچ ایس برانچ
ڈی ایچ اے فیز تھری "وائی" بلاک برانچ
قرطبہ چوک برانچ
راوی روڈ برانچ
شادباغ برانچ
شادمان کالونی برانچ
شاہ عالم مارکیٹ برانچ
شالیمار گارڈن برانچ
ٹھوکر نیاز بیگ برانچ
اردو بازار برانچ
وحدت روڈ برانچ

فیصل آباد:
بھوانہ بازار برانچ
کلاتھ مارکیٹ برانچ
[illegible] روڈ برانچ
کوتوالی روڈ برانچ
پیپلز کالونی برانچ
ستیانہ روڈ برانچ
سرینا ہوٹل برانچ

گوجرانوالہ:
دال بازار برانچ
کشمیر پلازہ برانچ

ملتان:
ابدالی روڈ برانچ
بوسن روڈ برانچ
چوک شہیداں برانچ
گل گشت برانچ
حسین آگاہی برانچ
شاہ رکن عالم برانچ
وہاڑی روڈ برانچ

مظفرآباد:
[illegible] برانچ

سرگودھا:
مسلم بازار برانچ
سول لائن برانچ

شیخوپورہ:
سوک سینٹر برانچ

سیالکوٹ:
کشمیر روڈ برانچ
کچہری روڈ برانچ

بہاولپور:
میلاد چوک برانچ

ہری پور:
جی ٹی روڈ برانچ
مین بازار برانچ

منڈی بہاؤالدین
[illegible] برانچ

میاں چنوں:
جی ٹی روڈ برانچ

اسلام آباد:
I-10 برانچ
آبپارہ برانچ
بارہ کہو برانچ
[illegible] برانچ
F-10 مارکیٹ برانچ
F-11 برانچ
F-7 جناح سپر برانچ
I-9 برانچ
[illegible] روڈ برانچ

جھنگ:
یوسف شاہ روڈ برانچ

راولپنڈی:
[illegible] برانچ
بوہڑ بازار برانچ
چاندنی چوک برانچ
جی ٹی روڈ [illegible] برانچ
جناح روڈ برانچ
سٹلائٹ ٹاؤن برانچ
پشاور روڈ برانچ
صدر برانچ

صادق آباد:
مین بازار برانچ

ساہیوال:
[illegible] برانچ

سوات:
مکان باغ چوک منگورہ برانچ

ایبٹ آباد:
پی ایم اے چوک برانچ
مانسہرہ روڈ برانچ

ڈی جی خان:
جام پور روڈ برانچ

ڈسکہ:
ریسٹ ہاؤس چوک برانچ

ڈیرہ اسماعیل خان:
ایسٹ سرکلر روڈ برانچ

پشاور:
چوک یادگار برانچ
[illegible] روڈ برانچ
[illegible] مارکیٹ برانچ
[illegible] برانچ
[illegible] برانچ
[illegible] روڈ برانچ

مانسہرہ:
[illegible] برانچ
مرکزی [illegible] برانچ

مردان:
بینک روڈ برانچ

اوکاڑہ:
ایم اے جناح روڈ برانچ

قصور:
ریلوے روڈ برانچ

کوہاٹ:
[illegible] برانچ

کوئٹہ:
لیاقت بازار برانچ
[illegible] روڈ برانچ
[illegible] چوک برانچ
سرکی روڈ برانچ

گوجرہ:
ال خالد شاپنگ سینٹر برانچ

گوجر خان:
جی ٹی روڈ برانچ

حب (لسبیلہ):
حب چوک برانچ

سکرنڈ:
[illegible] برانچ

سکھر:
[illegible] بازار برانچ
[illegible] روڈ برانچ

☆☆☆☆

اور اللہ نے تمہارے لیے گھروں کو رہنے کی جگہ بنایا ہے۔ (القرآن)

روزانہ 83 روپے بچائیں اور
ایک قیمتی پلاٹ کے مالک بن جائیں

ممبر شپ صرف 5000 روپے

ماہانہ قسط صرف 2500 روپے

منصوبے میں شامل تمام مساجد
مدارس، اسکول، ہسپتال
دینی ویلفیئر ٹرسٹ کی زیر سرپرستی

Royal Vista

پلاٹوں کی تعداد محدود ہونے کی وجہ سے جلد از جلد اپنا ممبر شپ فارم پر کرکے -/5000 روپے کا پے آرڈر یا ڈیمانڈ ڈرافٹ Royal Vista کے نام بنواکر ممبر شپ فارم کے ساتھ منسلک کریں یا اتنی رقم اپنے قریبی میزان بینک کی کسی بھی برانچ میں اکاؤنٹ نمبر 0119-020-1163 میں جمع کرواکر رسید کی فوٹو کاپی فارم کے ساتھ منسلک کردیں اور اسے Royal Vista کے ہیڈ آفس کے پتے پر بذریعہ کوریئر بھجوادیں۔

تعداد سے زائد درخواست وصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی کی جائے گی۔

- اس اسکیم کو جدید طرز تعمیر اور جدید ترین شہری سہولتوں کے مطابق ڈیزائن کیا گیا ہے۔ جہاں اسکول، پلے گراؤنڈ، پارک، تفریح گاہ، کلینک، ہسپتال، کمیونٹی سینٹر، آئی ٹی کالج، شاپنگ سینٹرز، گلی اور کشادہ سڑکوں کی تعمیر، سیوریج لائنوں اور بارش کے پانی کے نکاسی کے بہترین انتظامات کئے جا رہے ہیں۔
- پانی کی فراہمی کیلئے بلک واٹر کنکشن کا حصول، بجلی کی فراہمی اور اسٹریٹ لائٹس کی تنصیب کیلئے ورک جاری ہے۔
- رائل وسٹا منصوبہ ایک خوبصورت رہائشی اور انتہائی منافع بخش سرمایہ کاری کا نادر موقع فراہم کرتا ہے۔

Payment Shedule 120 yds.

Residential

MODE OF PAYMENT	AMOUNT
Membership	5000
On Booking	10000
On Allocation	15000
On Confirmation	15000
60 Monthly Instalments	2500x60 150000
20 Quarterly Instalments	10000x20 200000
On Demarcation	60000
Before Possession	40000
TOTAL	495000

EXTRA CHARGES:
Corner 10% | Road Facing 10% | West Open 10% | Park Facing 10%

رائل وسٹا ناردرن بائی پاس پر مین ہائی وے سے صرف چند کلومیٹر پر واقع ایک وسیع و عریض رہائشی منصوبہ ہے جس میں مڈل کلاس آمدنی والے طبقے کی قوت خرید کو مدنظر رکھ کر 120 گز کے پلاٹس کی پلاننگ کی گئی ہے۔

- [illegible]
- اس اسکیم کے اطراف میں ... انڈسٹریل اسٹیٹ اور ... انڈسٹریل اسٹیٹ ہیں۔
- یہ اسکیم غیر معمولی طور پر وسیع رقبے اور پرکشش محل وقوع ہونے کے سبب عوام کی بھرپور توجہ کا مرکز ہے۔ جہاں پر ترقیاتی کام تیزی سے جاری ہے۔

HEAD OFFICE: Office No. 17, Ground Floor, Kings Residency, Opp. Rabia City, Block-13, Gulistan-e-Jauhar, Karachi-Pakistan.
Phone: +92-21-4638001-2 Fax: +92-21-4638002 Email: royalvista2008@gmail.com

ختم نبوت زندہ باد

اسلام زندہ باد

30 مئی 2009 بروز ہفتہ بعد از نمازِ عصر

بمقام لیاقت باغ راولپنڈی

تاریخی عظیم الشان ختمِ نبوّۃ کانفرنس

زیرِ سرپرستی

خواجہ خواجگان حضرت مولانا قطب الاقطاب مخدوم المشائخ خواجہ

خان محمدؐ صاحب

دامت برکاتہم

امیرِ مرکزیہ عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

مہمانِ خصوصی

استاذ المحدثین حضرت مولانا ڈاکٹر

عبدالرزاق اسکندر صاحب

دامت برکاتہم

نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔

اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

شعبہ نشر و اشاعت

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت

راولپنڈی اسلام آباد

03007550481
03337639031